

توضیح للملحمة في نزول المسيح عليه السلام

تأليف

شيخ الحديث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دام مجسم

ناشر

مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ العلوم، گھنٹہ گھر کوہ برزوالہ

فہرست مضامین توضیح المرام

صفحہ	مضامین	صفحہ
۲۵	رئیس الصوفیاء شیخ اکبرؒ کا حوالہ	۹
۲۵	علامہ ابن حزمؒ کا حوالہ	۱۰
۲۷	امام شعرانیؒ کا حوالہ	۱۱
۲۸	امام سیوطیؒ کا حوالہ	۱۲
۲۸	امام ابوبکرؒ کا حوالہ	۱۳
۲۸	علامہ آلوسیؒ کا حوالہ	۱۴
	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد	۱۵
۲۹	سے ختم نبوت پر کوئی زد نہیں پڑتی	۱۶
	آنحضرت ﷺ کی نبوت تمام انسانوں	۱۷
۳۰	اور جنوں کے لیے ہے	۱۹
۳۰	حضرت ابو ذر غفاریؓ کی حدیث	۱۹
	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت	۱۹
۳۱	صرف بنی اسرائیل کے لیے تھی	۱۹
۳۱	قرآن کریم اور انجیل کے حوالے	۱۹
	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن	۲۰
۳۱	وحدیث کے مطابق فیصلے صادر فرمائیں گے	۲۰
	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے	۲۱
۳۲	ختم نبوت کی تائید ہوتی ہے، علامہ دوانیؒ	۲۱
۳۲	غیر منصوص مسائل میں اجتہاد کریں گے	۲۲
۳۲	حضرت مجدد الف ثانیؒ کا حوالہ	۲۲
۳۲	ان کا اجتہاد فقہ حنفی کے مطابق ہو گا	۲۳
	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول	۲۳
۳۳	پر نواب صدیق حسن خانؒ کا حوالہ	۲۴
	پیش لفظ	
	حیات مسیح علیہ السلام پر چند کتابیں	
	راقم اشیم کا حضرت عیسیٰؑ کو	
	خواب میں دیکھنا	
	خواب نمبر ۱	
	خواب نمبر ۲	
	خواب نمبر ۳	
	۱۰۔۱۱۔۱۲ کی مشہور ذر، نشانیاں ہیں	
	حضرت حذیفہ بن اسید کی حدیث	
	مقدمہ	
	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام	
	کی حیات اور نزول کا عقیدہ	
	حضرت امام ابو حنیفہؒ کا حوالہ	
	حضرت امام طحاویؒ کا حوالہ	
	حضرت قاضی عیاض المالکیؒ کا حوالہ	
	حضرت امام ابوالحسن الاشعریؒ کا حوالہ	
	حضرت ابو حیان الاندلسیؒ کا حوالہ	
	علامہ تفتازانیؒ کا حوالہ	
	امام ابن ہمامؒ اور کمال الدین ابن ابی شریفؒ	
	کا حوالہ	
	علامہ عبد الحکیم سیالکوٹیؒ کا حوالہ	
	علامہ السفارینیؒ کا حوالہ	
	حافظ ابن حجرؒ کا حوالہ	

مضامین

- شارح مسلم شریف علامہ ابیؒ کا حوالہ
علامہ الکسانیؒ کا حوالہ
قاضی شوکانیؒ کا حوالہ
علامہ محمد زاہد الکوثریؒ کا حوالہ

الباب الاول

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول
قرآن کریم سے ثابت ہے
پہلی دلیل وَأَنَّهُ لَعَلَّمَ لِّلشَّاعَةِ
یہاں دو قراءتیں ہیں لَعَلَّمَ لِّلشَّاعَةِ
امام رازیؒ سے لَعَلَّمَ کی تفسیر
لَعَلَّمَ کی قراءت، البحر المحیط اور
روح المعانی سے
روح المعانی کا حوالہ
حافظ ابن کثیرؒ کا حوالہ
امام ابن جریر طبریؒ کا حوالہ
دوسری دلیل وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ
مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کا حوالہ
البحر المحیط کا حوالہ
حافظ ابن کثیرؒ کا حوالہ

- قبل موتہ کی دو تفسیریں ہیں
ایک یہ کہ ضمیر یہود و نصاریٰ کے
ہر ہر فرد کی طرف راجع ہے
اس تفسیر میں چند خرابیاں ہیں
دوسری یہ کہ ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی طرف راجع ہے
اور یہی صحیح ہے، علامہ اندلسیؒ سے
قاضی بیضاویؒ سے

صفحہ

مضامین

- ۳۴ علامہ ابن تیمیہؒ سے کہ یہی جمہور
۳۴ کا قول ہے
۳۴
۳۵

الباب الثانی

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور
نزول احادیث سے ثابت ہے

- ۳۹ پہلی حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے
۳۹ دوسری حدیث حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے
۳۷ تیسری حدیث حضرت نواس بن السمعان
۳۸ الکلابی سے
۵۲ چوتھی حدیث حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے
۵۲ خروج دجال کے وقت ایک دن سال کا
۳۹ ہوگا اور نمازیں سال کی پڑھنا ہوں گی
۵۳ پانچویں حدیث حضرت مجمع بن جاریہ
۳۹ الانصاریؒ سے
۵۳ چھٹی حدیث حضرت ابو امامۃ الباہلیؒ سے
۵۳ ساتویں حدیث حضرت عثمانؓ بن
۲۲ ابی العاص سے
۵۵ آٹھویں حدیث حضرت سرہن بن جندب سے
۵۵
۲۵ حضرت عائشہؓ سے مرفوع روایت ہے کہ
کہ دجال کے خروج کے وقت بہادر جوان
۳۵ وہ ہوگا جو اہل خانہ کو پانی لا دے
۵۶ نویں حدیث حضرت ثوبانؓ سے
۵۶ غزوۃ الہند اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۳۶ کا نزول
۵۷ حضرت ابو ہریرہؓ کی مرفوع حدیث کہ انڈیا
۲۷ کے حکمران مجاہدین اسلام کے ہاتھوں قید

صفحہ

۳۸

۳۹

۳۹

۵۱

۳۷

۵۲

۵۲

۵۳

۵۳

۵۳

۵۳

۵۳

۵۳

۵۵

۵۵

۵۵

۵۵

۵۶

۵۶

۵۶

۵۶

۵۷

۵۷

۵۷

مضامین

صفحہ

ہوں گے

غزوہ ہند کے بارے حضرت ابو ہریرہؓ

کی حدیث

حضرت حذیفہؓ بن الیمانؓ کی حدیث کہ سندھ

انڈیا کے ہاتھوں اور انڈیا چین کے ہاتھوں

تباہ ہوگا

انڈیا کے سندھ پر حملہ کرنے کے ظاہری وجوہ

۶۰

مشہور مؤرخ امیر ٹھیکس ارسلانؒ کا حوالہ

۶۱

دسویں حدیث حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے

۶۱

وقت قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کی

ذات سے مختص ہے

تفسیر ابن کثیر کا حوالہ

۶۲

حضرت عیسیٰ علیہ السلام و جال کو باب لد پر

۶۳

قتل کریں گے، ترمذی شریف

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کی

حدیثیں متعدد حضرات صحابہ کرامؓ سے مروی

ہیں، ترمذی

تفسیر ابن کثیر کا حوالہ

۶۴

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جس میں

اترے گے، وہ جامع اموی دمشق میں اب بھی

موجود ہے

تفسیر ابن کثیر کا حوالہ

۶۵

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہونے

کے بعد چالیس سال حکمرانی کریں گے، پھر ان

کی وفات ہوگی

۶۶

صحیح احادیث سے اس کا ثبوت

مضامین

صفحہ

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حج اور

عمرو بھی کریں گے، نبیؐ روحاء کے مقام

۶۷

سے احرام باندھیں گے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ

کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض

۶۸

کریں گے اور آپؐ ان کا جواب دیں گے

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

۶۹

آسمان سے نازل ہونے کی حدیثیں

۷۰

مرزا غلام احمد کی کتابوں سے اس کا ثبوت

۷۱

آئینہ کمالات اسلام

۷۱

ازالہ اوہام

۷۱

تحفہ گولڑیہ

عصر کے وقت نزول کا حوالہ غلط ہے،

۷۱

صبح کے وقت نزول ہوگا

۷۱

تفسیر ابن کثیر

۷۱

انجیل مقدس کا حوالہ

عیسائی بھی مسیح علیہ السلام کے رفع اور نزول

۷۲

کے قائل اور ان کی آمد کے منتظر ہیں

۷۲

(۱) رسولوں کے اعمال

۷۲

(۲) فلیپس کے نام پولس رسول کا خط

۷۳

حضرت عیسیٰؑ کی شادی خانہ آبادی

۷۳

رفع الی السماء کے وقت ان کی عمر؟

۷۳

نزول کے بعد ان کی شادی ہوگی اور

۷۴

انیس سال شادی کے بعد رہیں گے

۷۴

ان کی اولاد بھی ہوگی، اولاد کے نام

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان

۷۵

سے نازل ہونے کی دس کہانیاں

۷۵

فتح الباری

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۸۶	تفسیر البحر المحیط کا حوالہ	۷۶	عقیدۃ الاسلام
۸۷	تفسیر قرطبی کا حوالہ	۷۸	تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام
۸۸	تفسیر ابن جریر کا حوالہ		حدیث بھی شادی کی تائید کرتی ہے، الجامع
۸۹	تمبیہ: ابن جریر کی عبارت سے شبنہ نہ ہو	۷۹	الصغیر کا حوالہ
۸۹	نظرة غایرة کا حوالہ		حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ
	حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے صحیح سند	۷۹	درمیان اور کوئی نبی نہ تھا
۹۰	کے ساتھ رفع الی السماء ثابت ہے	۸۰	بخاری شریف اور مجمع الزوائد
۹۰	تفسیر ابن کثیر		الباب الثالث
۹۱	طبقات ابن سعدؒ		حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات
۹۱	خود مرزا غلام احمد سے توفی کا معنی	۸۱	پر استدلال اور اس کا رد
۹۲	اربعین نمبر ۳ اور حاشیہ برائین احمدیہ	۸۱	رَبِّیْ مُتَوَقِّئُکَ سے وفات پر استدلال
	قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کو مسکت		حضرت ابن عباسؓ اس کا معنی
۹۳	جواب اور ان پر اتمام حجت	۸۱	مُحِیْتُکَ کرتے ہیں
۹۳	تمہید	۸۲	الجواب
۹۳	مرزا غلام احمد کے اپنے حوالے		متنوفیک کا مجدد ماہ وفی ہے
۹۳	ازالہ اوہام اور ایام الفلاح		وفاۃ نہیں اور اس کا لغوی معنی پورا پورا
۹۵	برائین احمدیہ		لیتا اور دیتا ہے۔ توفی کے مجازی معنی
	یہ کتاب الہامی ہے اور آنحضرت ﷺ کے	۸۲	نیز اور موت کے ہیں
	دربار سے اس پر رجسٹری ہو چکی ہے	۸۲	متعدد آیات کرمیات سے اس کا ثبوت
۹۵	اور اس کا نام آپؐ نے قطبی رکھا ہے		یہ باب تفعیل پر آئے تو اس کا معنی پورا
		۸۳	وصول کرنا ہے
		۸۳	تفسیر کبیر
		۸۴	تفسیر کشاف
		۸۵	تفسیر بیضاوی
		۸۵	تفسیر روح المعانی
		۸۶	مجازی معنی وفات ہے
		۸۶	اساس البلاغت و تلخیص العروس

کیا آپ رومرآئہ قرآن و حدیث کا ترجمہ اپنے موبائل پر حاصل کرنا چاہتے ہیں؟؟؟؟

Add HadithQuran

تو ابھی ٹائپ کریں

اور بھیج دیں

زونڈ سے 2323 پر
جبکہ

باقی نیٹ ورکس سے 9900 پر

مسیح بالکل مفت حاصل ہوتے ہیں

انتساب

بعض مصنفین کا یہ طریقہ ہے کہ وہ اپنی تالیف کی نسبت کسی بزرگ شخصیت کی طرف کیا کرتے ہیں تاکہ اس سے ان کو شرف بھی حاصل ہو جائے اور اس شخصیت سے عقیدت و محبت کا اظہار بھی ہو جائے راقم اشیم اپنی اس ناچیز تالیف توضیح المرام فی نزول المسیح علیہ السلام کا انتساب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلوٰۃ والسلام کی طرف کرتا ہے کیوں کہ یہ تالیف ان کے رفع الی السماء حیات اور نزول کے بارے ہی مرتب کی گئی ہے اگر راقم اشیم زندہ رہا تو انشاء اللہ العزیز یہ حقیر سا تحفہ خود حضرت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعی کرے گا اور سعادت حاصل کرے گا اور اگر ان کی آمد سے پہلے ہی اس حقیر کی وفات ہو گئی تو راقم اشیم کے اپنے متعلقین میں کوئی نیک بخت یہ تالیف حضرت کی خدمت اقدس میں پیش کر دے اور ساتھ ہی راقم اشیم کا نام کے کر عابز انہ اور عقیدت مندانہ سلام مسنون بھی عرض کر دے۔ البقاء للہ تعالیٰ وحده

العبد الحقیر ابو الزاہد محمد سرفراز

خطیب مرکزی جامع مسجد اہل السنۃ والجماعت گکھڑ

واستاد حدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

یکم محرم الحرام 1417ھ -- 19 مئی 1996ء

پیش لفظ

مُبَسْمَلًا وَّمُحَمَّدَلًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا اٰمَابَعْدُ! توحید و رسالت اور قیامت کے عقیدہ کے ساتھ یہ بھی تسلیم کرنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انبیاء بنی اسرائیل کے (علیٰ علیہم وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والتسلیمات) آخری پیغمبر تھے ولادت سے لے کر رفع الیٰ السماء تک ان کی زندگی بڑے عجیب رنگ میں گزری اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر عجیب و غریب معجزات صادر فرمائے جن کا واضح ذکر قرآن کریم اور احادیث متواترہ اور کتب تاریخ میں موجود ہے ان کی زندگی کی مختلف پہلو ہیں ایک یہ کہ ان کو زندہ جسم اور روح کے ساتھ آسمان پر اٹھالیا گیا ہے اور وہ زندہ ہیں اور قیامت سے پہلے نازل ہو کر دجال لعین کو قتل کریں گے اور یہود و نصاریٰ وغیرہم کفار کا صفایا کریں گے اور مذہب اسلام کو خوب خوب چمکائیں گے اور شہادی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی اور چالیس سال تک منصفانہ اور عادلانہ حکومت کریں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے اور مدینہ طیبہ میں روضہ اقدس کے اندر ان کو دفن کیا جائے گا ان کے رفع الیٰ السماء حیات اور نزول الی الارض کے بارے تمام اہل اسلام متفق ہیں کسی کا ان امور میں کوئی اختلاف نہیں ہاں بعض فلاسفہ ملاحدہ اور قادیانی اور لاہوری مرزائی وغیرہم باطل اور مردود فرقے ان کی حیات اور نزول کے منکر ہیں اہل اسلام کے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رفع الیٰ السماء حیات اور نزول ان کے عقائد میں شامل ہے جیسا کہ پیش نظر کتب میں قارئین کرام کو مستحکم اور مضبوط حوالوں سے یہ بات معلوم ہوگی قدماً وحدثاً علماء اسلام نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع الیٰ السماء حیات اور نزول پر اپنے اپنے انداز میں بے شمار اور بہترین کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

(1) عقیدہ اہل الاسلام فی نزول عیسیٰ علیہ السلام۔

شیخ العلامة المحرث عبد اللہ الصدیق الغماری

(2) ازالة الشبهات العظام فی الرد علی منکر نزول

عیسیٰ علیہ السلام۔ شیخ محمد علی اعظم

(3) اعتقاد اہل الایمان بالقرآن بنزول المسیح علیہ

السلام فی نزول آخر الزمان۔ شیخ العلامة محمد العربی التبتانی
المغربی

(4) التوضیح فی ما تواتر فی المنتظر والدجال

والمسیح۔۔ للفاضل الشوکلی

(5) الجواب المقنع المحرر فی الرد علی من طغی

وتجبر بدعویٰ انه عیسیٰ او المہدی المنتظر۔۔ للعلامة

الشیخ حبیب اللہ الشنقیطی

(6) نظرة عابرة فی مزاعم من ینکر نزول عیسیٰ علیہ

السلام قبل الآخرة۔ للعلامة محمد زاهد الکوثری

(7) الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح۔۔

حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی قنوی

(8) عقیدة الاسلام فی حياة عیسیٰ علیہ السلام۔

للعلامة المحرث السید محمد نور شاہ الکشمیری

(9) تحية الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام۔

للعلامة المحرث السید محمد نور شاہ الکشمیری

یہ دونوں کتابیں خالص علمی اور دقیق کتابیں ہیں جن میں کتابوں کے

حوالوں کا اہبار لگا دیا گیا ہے اور دونوں عربی میں ہیں ان سے استفادہ صرف جید

اور کہنہ مشق مدرس قسم کے علماء ہی کر سکتے ہیں دوسرے حضرات کے بس کی

بات نہیں ہے وہ حضرت کے رفع درجات کی دعا ہی کریں کہ انہوں نے بہت

بڑا علمی خزانہ جمع کر دیا ہے

(10) التصريح بما تواتر في نزول المسيح (عليه السلام) یہ کتاب بھی حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحبؒ کی ہے جس کی ترتیب بھی اور مقدمہ بھی مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع صاحبؒ (المتوفی 9 شوال 1396ھ) نے لکھا ہے اور احادیث اور تفاسیر کی کتب سے نشاندہی اور تحقیق بصورت حاشیہ علامہ محمد زاہد الکوثریؒ کے شاگرد رشید الشیخ عبدالفتاح ابو غدة الحلبي الشامی نے کی ہے حق گوئی کی پاداش میں شام کے بے دین حکمرانوں نے انہیں ملک سے جلا وطن کر دیا تھا اور سالہا سال تک مہاجرانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو کر حکومت سعودیہ کی فراخ دلی سے الرياض میں علمی خدمت انجام دیتے رہے راقم اشیم کی رمضان 1413ھ میں مکہ مکرمہ میں ان کی رہائش گاہ پر ان سے ملاقات ہوئی تھی اور حضرت کے شدید اصرار پر عصر کی نماز راقم اشیم ہی نے پڑھائی تھی راقم اشیم کے ساتھ حضرت مولانا محمد سیف الرحمن صاحب دام مجدہم استاد حدیث و مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ جو حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کے داماد بھی تھے اور حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب دام مجدہم یکے از ارکان روضہ الاطفال کراچی بھی تھے معلوم ہوا کہ شام کی حکومت نے پابندی اٹھالی ہے اور الشیخ عبدالفتاح ابو غدة اب حلب ملک شام میں رہائش پذیر ہیں اور اب فوت ہو چکے ہیں التصريح بما تواتر في نزول المسيح عليه السلام میں چالیس مرفوع حدیثیں حضرات ائمہ حدیث کی تصریح کے ساتھ صحیح اور حسن قسم کی جمع کی ہیں اور پینتیس حدیثیں ایسی جمع کی ہیں جن کو حضرات محدثین کرامؒ نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور ان پر سکوت اختیار کیا ہے جو اصول حدیث کے لحاظ سے قابل برداشت ہیں ان کے علاوہ الشیخ عبدالفتاح ابو غدة نے مزید دس احادیث کی بصورت تتمہ واستدراک نشاندہی کی ہے جو صاحب التصريح سے چھوٹ گئی تھیں مزید برآں التصريح میں حضرات صحابہ کرامؒ اور تابعینؒ کے آثار اور موقوفات بھی ذکر کئے ہیں جن کی تعداد چھپیس ہے التصريح میں کل مرفوع اور موقوف روایات ایک سو ایک ہیں اور الشیخ

عبدالفتاح ابو غدة نے مزید دس آثار کی نشاندہی کی ہے جو حضرت شاہ صاحب سے باوجود وسعت نظری اور قوت حافظہ کے چھوٹ گئے تھے اور اس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے دور میں کتابیں بہت نایاب تھیں بعد میں کتابوں کی طباعت و اشاعت میں فراوانی ہو گئی انصریح سے متوسط قسم کے عربی دان بھی بخوبی استفادہ کر سکتے ہیں اور اس مسئلہ پر کسی اور کتاب کی احادیث کی تلاش میں ضرورت نہیں پڑتی بہت عمدہ اور جامع کتاب ہے علماء اور طلباء ضرور اس کی طرف رجوع کریں

یہ بزم مے ہے یاں کو تاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھالے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

التحدیث بالنعمة تین مبارک خواب

اللہ تعالیٰ نے راقم اشیم پر جو احسانات اور انعامات کئے ہیں راقم اشیم قطعاً یقیناً اپنے آپ کو ان کا اہل نہیں سمجھتا یہ صرف اور صرف منعم حقیقی کا فضل و کرم ہے کہ حضرات علماء اور طلباء اور خواص و عوام اس ناچیز سے محبت بھی کرتے ہیں اور قدر دانی بھی کرتے ہیں ڈھول اندر سے تو خالی ہوتا ہے مگر اس کی آواز دور دور تک جاتی ہے یہی حال میرا ہے کہ علم و عمل تقویٰ اور ورع سے اندر خالی ہے اور حقیقت اس کے سوا نہیں کہ من آنم کہ من دانم راقم اشیم تحریک ختم نبوت کے دور میں پہلے گوجرانوالہ جیل میں پھر نیوسنٹرل جیل ملتان میں کمرہ نمبر 14 میں مقید رہا ہماری بارک نمبر 6 دو منزلہ تھی اور اس میں چار اضلاع کے قیدی تھے اور سبھی ہی علماء طلباء تاجر اور پڑھے لکھے لوگ تھے جو دیندار تھے اضلاع یہ ہیں ضلع گوجرانوالہ ضلع سیالکوٹ ضلع سرگودھا اور ضلع کیمبل پور (فی الحال ضلع انک) بھگوانہ ضلع جیل میں بھی پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ جاری تھا راقم اشیم قرآن کریم کا ترجمہ موطا امام مالک شرح نخبة الفکر اور حجتہ اللہ البالغہ وغیرہ کتابیں پڑھاتا رہا دیگر حضرات علماء کرام بھی اپنے اپنے ذوق کے اسباق پڑھتے پڑھاتے رہے آخر میں راقم اشیم کمرہ میں اکیلا رہتا تھا کیوں کہ باقی ساتھی رہا ہو چکے تھے اور میں قدرے بڑا مجرم تھا تقریباً دس ماہ جیل میں رہا اور

ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق کی تردید میں بجواب دو اسلام صرف ایک اسلام وہاں ملتان جیل ہی میں راقم اٹیم نے لکھی تھی

خواب نمبر 1

1373ھ 1953ء میں تقریباً سحری کا وقت تھا کہ خواب میں مجھ سے کسی نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آ رہے ہیں میں نے پوچھا کہ کہاں آ رہے ہیں؟ تو جواب ملا کہ یہاں تمہارے پاس تشریف لائیں گے میں خوش بھی ہوا کہ حضرت کی ملاقات کا شرف حاصل ہو گا اور کچھ پریشانی بھی ہوئی کہ میں تو قیدی ہوں حضرت کو بٹھاؤں گا کہاں؟ اور کھلاؤں پلاؤں گا کیا؟ پھر خواب ہی میں یہ خیال آیا کہ راقم کے نیچے جو درری منہ اور چادر ہے یہ پاک ہیں ان پر بٹھاؤں گا خواب میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے ساتھ ان کا ایک خادم تشریف لائے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سر مبارک ننگا تھا چہرہ اقدس سرخ اور ڈاڑھی مبارک سیاہ تھی لمبا سفید عربی طرز کا کرتا زیب تن تھا اور نظر نہیں آتا تھا مگر محسوس یہ ہوتا تھا کہ نیچے حضرت نے جا ٹکیے اور نیکر پہنی ہوئی ہے اور آپ کے خادم کا لباس سفید تھا رٹ کرتا اور قدرے ننگ شلوار اور سر پر سفید اور اوپر کو ابھری ہوئی نوک درا ٹوپی پہنے ہوئے تھے راقم اٹیم نے اپنے بستر پر جو زمین پر بچھا ہوا تھا دونوں بزرگوں کو بٹھلایا نہایت ہی عقیدت مندانہ طریقہ سے علیک سلیک کے بعد راقم اٹیم نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مؤکبانہ طور پر کہا کہ حضرت! میں قیدی ہوں اور کوئی خدمت نہیں کر سکتا صرف قہوہ پلا سکتا ہوں حضرت نے فرمایا لاؤ میں خواب ہی میں فوراً تنور پر پہنچا جہاں روٹیاں پکتی تھیں میں نے اس تنور پر گھڑا رکھا اور اس میں پانی چائے کی پتی اور کھانڈ ڈالی اور تنور خوب گرم تھا جلدی ہی میں قہوہ تیار ہو گیا راقم اٹیم خوشی خوشی لے کر کمرہ میں پہنچا اور قہوہ دو پیالیوں میں ڈالا اور یوں محسوس ہوا کہ اس میں دودھ بھی پڑا ہوا ہے بڑی خوشی ہوئی ان دونوں بزرگوں نے چائے پی پھر جلدی سے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اٹھ کھڑے ہوئے اور خادم بھی ساتھ اٹھ گیا میں نے التجاء کی کہ حضرت ذرا آرام کریں اور شہرس تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہمیں جلدی جانا ہے پھر انشاء اللہ العزیز جلدی آجائیں گے

یہ فرما کر رخصت ہو گئے راقم اشیم اس خواب سے بہت ہی خوش ہوا فجر ہوئی اور ہمارے کمرے کھلے تو راقم اشیم استاد محترم حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت بھی تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں ہمارے ساتھ جیل میں مقید تھے اور ان کے سامنے خواب بیان کیا حضرت نے فرمایا میاں! تمہیں معلوم ہے کہ حضرات انبیاء کرام اور فرشتوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کی (جو تمام معصوم ہیں) شکل و صورت میں شیطان نہیں آسکتا واقعی تم نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کو دیکھا ہے اور میاں! ہو سکتا ہے کہ تمہاری زندگی ہی میں تشریف لے آئیں استاد محترم کا راقم اشیم سے بہت گہرا تعلق تھا اور ان کے حکم سے ان کی علی کتب تدقیق الکلام کی ترتیب میں راقم اشیم نے خاصا کام کیا ہے حضرت کی قبل از وفات اپنی خواہش اور ان کے جملہ لواحقین اور متعلقین کی قلبی آرزو کے مطابق 16 جمادی الاول 1411ھ 4 دسمبر 1990ء کو مومن پور علاقہ مجھے ضلع انک میں راقم اشیم نے ان کا جنازہ پڑھایا اور دفن کرنے کے بعد ان کی قبر پر سنت کے موافق دعاء مانگی اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے آمین ثم آمین

خواب نمبر 2

راقم اشیم نے دوسری مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ حضرت شلوار پہنے ہوئے تھے اور گھٹنوں سے ذرا نیچے تک قمیص زیب تن تھی اور سر مبارک پر سادہ سا کلاہ اوپر پگڑی باندھے ہوئے تھے اور کوٹ میں جو گھٹنوں سے نیچے تھا ملبوس تھے اور بڑی تیزی سے چل رہے تھے راقم اشیم کو پتہ چلا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جا رہے ہیں تو راقم اشیم بھی پیچھے پیچھے چل پڑا اور سلام عرض کیا یوں محسوس ہوا کہ بہت آہستہ سے جواب دیا اور رفتار برقرار رکھی راقم بھی ساتھ ساتھ چلتا رہا کافی دور جانے کے بعد زور زور کی بارش شروع ہو گئی حضرت اس بارش میں بیٹھ گئے اور اوپر ایک سفید رنگ کی چادر تان لی کافی دیر تک مغموم اور پریشان حالت میں بیٹھے رہے پھر بارش میں ہی اٹھ کر کہیں تشریف لے گئے اور پھر نظر نہ آئے اس خواب کے چند دنوں بعد مہاجرین فلسطین کے دو کیمپوں صابرہ اور شتیلہ کا واقعہ پیش آیا کہ یہودیوں نے تقریباً بیس ہزار مظلوم مسلمان مردوں عورتوں بوڑھوں

بچوں اور مریضوں کو گولیوں سے بھون ڈالا اس واقعہ کے پیش آنے کے بعد راقم اشیم خواب کی تعبیر سمجھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شدید بارش میں چادر اوڑھ کر بیٹھنا اور پریشان ہونا اس کی طرف اشارہ تھا کہ تقریباً ستر لاکھ ظالم یہودیوں کے ہاتھوں تقریباً تیرہ کروڑ کی آس پاس کی مسلمان حکومتوں کی موجودگی میں جنہوں نے بے غیرتی کا مظاہرہ کیا اور مصلحت کی چادر اوڑھ رکھی ہے مظلوم مسلمانوں پر بارش کی طرح گولیوں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے مگر یہ بے غیرت خاموش ہیں اور ان کی بے غیرتی اور بے حس و امریکہ پرستی لعنت تانہوز ان پر چھائی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان کو شرم و غیرت کی دولت عطا فرمائے آمین

ان دو خوابوں میں راقم اشیم نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات کا

شرف حاصل کیا خواب نمبر 3

اور بحمد اللہ تعالیٰ کارگل کی لڑائی سے چند دن پہلے تیسری مرتبہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا ہے آپ سفید لباس میں ملبوس تھے اوپر واسکٹ تھا سر مبارک ننگا تھا اور عینک لگائے ہوئے تھے ملاقات ہوتے ہوئے آپ فوراً کہیں چلے گئے اور آپ کے ارد گرد کچھ مستعد نوجوان تھے اور خاصی تعداد میں میلے اور ڈھیلے لباس والے طالبان قسم کی مخلوق تھی جو آپ کے حکم کی منتظر تھی

خاصا عرصہ ہوا ہے کہ راقم اشیم نے حیات حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک مسودہ کی کچھ ترتیب دی تھی گو وہ مسودہ مکمل تو نہ تھا مگر خاصا علمی مواد اس میں جمع تھا اس کی خاصی تلاش کی مگر مسودات کے جنگلات میں بسیار تلاش کے بعد بھی ناکامی ہوئی اس مد کے کچھ حوالے مختلف شذرات پر ملے اور کچھ مزید حوالے جمع کر کے اب اس صورت میں حضرات قارئین کی خدمت میں یہ توضیح المرام پیش کی جا رہی ہے علمی استدلال اور حوالوں کی غلطیوں کی نشاندہی کرنے والے حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا جائے گا اور اصلاح میں کوئی کوتاہی نہ کی جائے گی انشاء اللہ العزیز

اللہ تعالیٰ سے مخلصانہ دعاء ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے توحید و سنت
 پر قائم رہنے کی توفیق بخشے اور شرک و بدعت اور بری رسموں سے بچائے اور
 راقم الشیم کا اور ہر مسلمان کا خاتمہ بالایمان کرے آمین ثم آمین
 وصلى الله تعالى على رسولہ خير خلقہ محمد وعلى
 آله وازواجه واصحابہ وذرّیّاتہ واتباعہ الی یوم الدین
 العبد العاجز ابو الزاہد محمد سرفراز
 تاریخ 15 رجب 1420ھ 25 اکتوبر 1999ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی اصحابہ
وآلہ واتباعہ الی یوم الدین

اما بعد! مذہب اسلام کی بنیاد محکم اور مضبوط عقائد عمدہ اور فطری اعمال
وعبادت بہترین اخلاق و کردار اور صاف اور ستھرے معاملات پر قائم ہے اور ان
سب میں اولیت عقائد کو حاصل ہے جب تک عقیدہ درست نہ ہو کوئی بھی زبانی
بدنی اور مالی عبادت اور عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہوتا اور تصدیق و ایمان
کے بغیر ہر قسم کی محنت اور مشقت بالکل رائیگاں ہوتی اور بے کار ہو جاتی ہے
عقائد میں توحید و رسالت اور قیامت کے عقیدہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور
دیگر عقائد کو تسلیم کئے بغیر بھی کوئی چارہ اور چھکارا نہیں الغرض ان تمام عقائد اور
اصول کو اور ان سب احکام و فروع کو درجہ بدرجہ تسلیم کرنا ضروری ہے جن کو
ضروریات دین سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جن کا ثبوت اولہ قطعہ سے ہے اور قطعی
اولہ تین ہیں نص قرآنی حدیث متواتر اور اجماع امت جس طرح نفس قیامت پر
ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح اشراط الساعۃ اور قیامت کی ان علامات اور نشانیوں
پر بھی ایمان لانا ضروری ہے جن کا ثبوت ان اولہ مذکورہ سے ہو قیامت کے آنے
کی بے شمار نشانیاں ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں

حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ (الموتی 42ھ) فرماتے ہیں کہ

اطلع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علینا ونحن
نتذاکر فقال ما تذکرون؟ قالوا تذاکر الساعة قال انها لن
تقوم حتی ترون قبلها عشر آیات فذاکر الدخان والدجال
والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسیٰ بن مریم
ویاجوج وماجوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق
وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب و آخر ذلک
نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشر (مسلم جلد 2)

ص 393، ابوداؤد جلد 2 ص 236 و ترمذی جلد 2 ص 41 و ابن ماجہ ص 302) والفظ مسلم

آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپس میں مذاکرہ اور گفتگو کر رہے تھے آپ نے فرمایا کہ کیا گفتگو کر رہے ہو؟ اہل مجلس نے کہا کہ ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں آپ نے دھوئیں و جال و ابتنہ الارض سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول اور یاجوج و ماجوج کے خروج کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تین مقامات زمین میں دھنس جائیں گے ایک خسف مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرۃ العرب میں ہوگا (غالباً اسی جگہ جس مقام پر اب امریکہ کی فوج ہے) اور آخر میں یمن سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف دھکیلاتی جائے گی

اسی مضمون کی مرفوع حدیث حضرت واہلہ بن الاسقع المتوفی 83ھ سے بھی مروی ہے جس میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کی تصریح موجود ہے (متدرک جلد 4 ص 428 قال الحاکم "والذہبی" صحیح

ہمارا مقصد اس وقت قیامت کی یقینہ نشانیوں کا بیان کرنا نہیں ان میں سے ہر ایک نشانی حق ہے جس کا وقوع ضروری ہے اس وقت ہمارا مدعی صرف حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زندہ جسم کے ساتھ رفع الی السماء ان کی آسمان پر حیات اور قیامت سے قبل ان کا نزول من السماء ہے اور اس کا ثبوت قرآن کریم احادیث متواترہ اور امت مسلمہ کے اتفاق و اجماع سے ہے جن میں ہر ایک دلیل اصول کے لحاظ سے اپنی جگہ قطعی اور یقینی ہے جس کا انکار یا تاویل کفر زندقہ اور الحاد ہے اور اصول دین کے خلاف کوئی شخص بھی جو ضروریات دین کا منکر یا موول ہو مسلمان نہیں ہو سکتا اور نہ وہ اس میں معذور متصور ہو سکتا ہے اور ہر شخص اس کا پابند ہے کہ! خویش را تاویل کن نے ذکر را

مقدمہ

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول من السماء کا عقیدہ ضروریات دین میں شامل ہے یہی وجہ ہے کہ حضرات ائمہ مجتہدین حضرات فقہاء اسلام حضرات محدثین حضرات مفسرین کرام اور حضرات صوفیاء عظام وغیرہم سبھی ہی بزرگان دین اس عقیدہ کو عقائد اور ایمانیات میں شامل کرتے ہیں اور صریح اور واضح الفاظ میں اس کو حق اور ایمان کہتے ہیں چند حوالے ملاحظہ ہوں

1 حضرت امام ابو حنیفہ (الامام الاعظم نعمان بن ثابتؒ) (المتوفی 150ھ) فرماتے ہیں

ونزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام من السماء حق کائن (الفقہ الاکبر مع شرحہ لعلی القاری ص 135 طبع کانپور) کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونا حق اور یقیناً ہونے والی چیز ہے

حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اپنی مختصر کتاب الفقہ الاکبر میں جس میں انہوں نے مختصر طور پر اصولی اور بنیادی عقائد اور فقہی اصول کا ذکر کیا ہے یہ بھی واضح الفاظ میں بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونا حق اور ضروری ہے یہ بات پیش نظر رہے کہ الفقہ الاکبر حضرت امام ابو حنیفہؒ ہی کی تالیف و تصنیف ہے (ملاحظہ ہو الفہرست لابن ندیم ص 298 اور مفتاح السعادة ومصباح السيادة لطاش کبرلی زادہ جلد 2 ص 29) معتزلہ وغیرہم نے الفقہ الاکبر کے امام ابو حنیفہؒ کی تالیف ہونے کا انکار کیا ہے مگر ان کا قول تاریخی طور پر مردود ہے (دیکھئے مفتاح السعادة جلد 2 ص 29)

2 امام ابو جعفر الطحاویؒ (احمد بن محمد بن سلامۃ الازدیؒ) (المتوفی 321ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ

ونؤمن بخروج الدجال ونزول عيسى بن مريم عليهما السلام من السماء الخ (عقيدة الطحاوية ص 8 ومع الشرح ص 426)

ہم دجال کے خروج اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آسمان سے نازل ہونے پر ایمان رکھتے ہیں

چونکہ قرآن کریم کے قطعی اولیٰ احادیث متواترہ اور اجماع امت سے دجال کا خروج اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نزول ثابت ہے اس لئے امام اہل السنۃ والجماعت اور فقہ میں وکیل احناف امام طحاویؒ توؤمن کے الفاظ سے اس کا ذکر کرتے ہیں اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس کا تسلیم کرنا عقیدہ اور ایمان میں داخل ہے

3 مشہور اور نامور محدث قاضی عیاضؒ (ابوالفضل عیاضؒ بن موسیٰ المتوفی 544ھ) فرماتے ہیں کہ

نزول عیسیٰ علیہ السلام وقتلہ الدجال حق وصحیح عند اہل السنۃ للاحادیث الصحیحۃ فی ذلک ولیس فی العقل والشرع ما یبطلہ فوجب اثباتہ 1ھ بحوالہ نووی شرح مسلم جلد 2 ص 403

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نازل ہونا اور ان کا دجال کو قتل کرنا اہل السنۃ والجماعت کے نزدیک اس سلسلہ میں وارد احادیث صحیحہ کی بنا پر حق اور صحیح ہے اور عقل و شرع میں اس کے باطل کرنے کے لئے کوئی دلیل موجود نہیں ہے لہذا اس کا اثبات واجب اور ضروری ہے

علامہ موصوفؒ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کو اہل السنۃ والجماعت کا عقیدہ بتاتے اور حق کہتے ہیں

4 امام اہل السنۃ والجماعت الشیخ ابو الحسن الاشعریؒ (علی بن اسماعیل بن اسحاق بن سلام الاشعریؒ المتوفی 330ھ) ارشاد فرماتے ہیں کہ

واجمعت الامۃ علی ان اللہ عزوجل رفع عیسیٰ علیہ

الصلوة والسلام إلى السماء الخ (کتاب الایمان عن اصول الدیانة ص 46)

امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان پر اٹھا لیا ہے الخ (اور پھر وہ آسمان سے نازل ہوں گے)

امام موصوفؒ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع الی السماء کے بارے امت کے اجماع کا حوالہ دیا ہے

5 مشہور مفسر علامہ اللاندلیؒ (ابو حیان محمد بن یوسف اللاندلیؒ المتوفی 745ھ) لکھتے ہیں کہ

واجمعت الامة على ما تضمنه الحديث المتواتر من ان عيسى عليه السلام في السماء حتى وانه ينزل في آخر الزمان (تفسیر البحر المحیط جلد 2 ص 473)

حدیث متواتر کے پیش نظر امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں وہ نازل ہوں گے

البحر المحیط اپنے نام کی طرح بحر بے کراں اور طویل تفسیر ہے علامہ موصوفؒ نے خود اس کا اختصار بھی کیا ہے جس کا نام النہر الماد ہے جو البحر المحیط کے حاشیہ پر ہے اور یہ عبارت النہر الماد بر حاشیہ البحر المحیط جلد 2 ص 473 پر بھی موجود ہے

6 علامہ تفتازانیؒ (سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانیؒ المتوفی 792ھ) نے علم کلام میں ایک مختصر اور دقیق کتاب لکھی ہے جس کا نام مقاصد الطالین فی علم اصول عقائد الدین ہے (اور پھر خود انہوں نے اس کی مفصل شرح بھی لکھی ہے جو شرح المقاصد کے نام سے معروف ہے اس کے آخر میں وہ لکھتے ہیں

وقد وردت الاحادیث الصحيحة فی ظهور امام من ولد

فاطمة الزهر آء الى قوله وفي نزول عيسى وخروج
الدجال من الاشرط كدابة الارض ويا جوج وما جوج
وطلوع الشمس من مغربها الخ (مقاصد مع الشرح جلد 2
ص 307 ص 308 طبع ترکی) کہ حضرت فاطمہؑ کی اولاد میں ایک امام
کے ظاہر ہونے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دابہ الارض اور
یا جوج و ما جوج کے خروج اور سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بارے
میں جو قیامت کی نشانیاں ہیں صحیح احادیث وارد ہیں

7 علم عقائد کی مستند اور معروف کتاب المسایرة (للشیخ الامام کمال الدین
محمد بن ہمام الدین عبدالواحد الشیر بان الہمام المتوفی 861ھ) اور اس کی
شرح المسایرة (للشیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بان ابی شریف المقدسی
المتوفی 905ھ) میں ہے

واشرط الساعة من خروج الدجال ونزول عيسى
بن مريم عليه ما الصلوة والسلام من السماء وخروج
يا جوج وما جوج وخروج الدابة كما في سورة النمل
وفي جامع الترمذي عن أبي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم تخرج الدابة ومعها خاتم
سليمان وعصا موسى فتجلو وجه المؤمن وتخطم
انف الكافر بالخاتم الحديث وطلوع الشمس من
مغربها كل منها حق وردت به النصوص الصريحة
الصحيحة المسامرة مع المسایرة جلد 2 ص 242 ص 243 طبع مصر

اور قیامت کی نشانیاں دجال کا خروج اور عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ
والسلام کا آسمان سے نزول اور یا جوج و ما جوج کا خروج اور دابہ کا خروج جیسا کہ
پ 20 سورة النمل رکوع 6 میں ہے اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ
(الآیة) اور جامع ترمذی جلد 2 ص 150 میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے
کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دابہ نکلے گا اس کے پاس حضرت سلیمان علیہ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰ علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا عصا ہو گا وہ دایہ مومن کے چہرے کو اس انگوٹھی سے روشن کرے گا اور کافر کی ناک میں تکلیل ڈالے گا الحدیث (وقال حدیث حسن) اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ان میں ہر ہر چیز حق ہے کیونکہ نصوص صریحہ اور صحیحہ ان میں وارد ہوئی ہیں

9 علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی (المتوفی 1067ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ
وَنَزَلَهُ إِلَى الْأَرْضِ وَاسْتَقَرَّ ارَهُ عَلَيْهَا قَدْ ثَبَتَ بِأَحَادِيثٍ صَحِيحَةٍ بِحَيْثُ لَمْ يَبْقَ فِيهِ شَبْهَةٌ لَمْ يَخْتَلَفْ فِيهِ أَحَدٌ (عبد الحکیم علی الجلیالی ص 142)

حضرت عیسیٰ علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا زمین پر نازل ہونا اور ان کا زمین پر متمکن ہونا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی شبہ باقی نہیں ہے اور کسی (مسلمان) نے اس میں کوئی اختلاف نہیں کیا

یعنی اتنی اور اس قدر صحیح متواتر اور واضح احادیث سے اس کا ثبوت ہے کہ نہ تو اس میں کوئی شبہ رہا ہے اور نہ کسی مسلمان نے جو قرآن کریم حدیث متواتر اور اجماع امت پر یقین رکھتا ہے اس میں اختلاف کیا ہے

10 مشہور معتمد متکلم امام السفارینی (محمد بن احمد بن سلیمان السفارینی المتوفی 1188ھ) نے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے رفع الی السماء حیات اور نزول پر کتاب و سنت کے واضح دلائل پیش کئے ہیں اور اس کے بعد اس پر اجماع امت کا حوالہ پیش کرتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں

وَأَمَّا الْأَجْمَاعُ فَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأَمَّةُ عَلَى نَزُولِهِ وَلَمْ يَخَالَفْ فِيهِ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الشَّرِيعَةِ وَأَمَّا أَنْكَرُ ذَلِكَ الْفَلَّاسِفَةِ وَالْمَلَا حِدَةِ مِمَّنْ لَا يَعْتَدُ بِخِلَافِهِ وَقَدْ أُنْعَقَدَ أَجْمَاعُ الْأَمَّةِ عَلَى أَنَّهُ يَنْزِلُ وَيَحْكُمُ بِهَذِهِ الشَّرِيعَةِ الْمَحْمُودِيَةِ وَلَيْسَ يَنْزِلُ بِشَرِيعَةٍ مُسْتَقِلَّةٍ عِنْدَ نَزُولِهِ مِنَ السَّمَاءِ وَإِنْ كَانَتْ النُّبُوَّةُ قَائِمَةً بِهِ وَهُوَ مُتَصِفٌ بِهَا الْخ

(شرح عقیدۃ السفارینی جلد 2 ص 90)

اور بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول پر امت کا اجماع و اتفاق ہے اور اس میں اہل اسلام میں سے کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے ہاں فلاسفہ اور لمحدوں نے اس کا انکار کیا ہے جن کی بات کا کوئی اعتبار ہی نہیں ہے امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے لیکن آسمان سے نزول کے وقت وہ مستقل شریعت لے کر نہیں آئیں گے گو وصف نبوت کے ساتھ وہ متصف ہی ہوں گے مگر فیصلے وہ شریعت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الف تحیہ و سلام) کے مطابق ہی کریں گے اس کو قارئین کرام ایسا سمجھیں جیسا کہ ایک ملک کا صدر اور سربراہ جب کسی دوسرے ملک میں جاتا ہے یا ملک کے کسی ایک صوبے کا گورنر جب ملک کے دوسرے صوبے میں جاتا ہے تو وہ صدر اور گورنر ہی ہوتا ہے مگر دوسرے ملک اور دوسرے صوبہ میں وہ اس ملک اور اس صوبہ کا صدر اور گورنر نہیں ہوتا بلکہ اس کو وہاں کے باشندوں کی طرح وہاں کے آئین اور قانون کی پابندی کرنا پڑتی ہے اور جب تک وہ اپنے اپنے عہدہ پر فائز ہیں معزول نہیں ہوتے تو ان سے وصف صدر اور وصف گورنر سلب نہیں ہوتا اسی طرح آپ سمجھیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو صرف بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے اور وہ جب آسمان سے نازل ہوں گے تو وصف نبوت اور رسالت سے متصف ہونے کے باوجود شریعت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الف تحیہ و سلام) کے پابند ہوں گے اور قرآن کریم اور حدیث شریف کے مطابق فیصلے صادر فرمائیں گے اور جہاں اجتہاد کرنے کی ضرورت پیش آئے گی اجتہاد کریں گے

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ

وللطبرانی من حدیث عبد اللہ بن مغفل ینزل عیسیٰ بن مریم (علیہما الصلوٰۃ والسلام) مصدقا بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ملتہ فتح الباری جلد 6 ص 491 طبع

(مصر) طبرانی کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام حضرت محمد ﷺ کی ملت کے مصدق ہو کر نازل ہوں گے

12 رئیس الصوفیاء الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن علی الحاتمی الطائی (المتوفی 638ھ) فرماتے ہیں کہ

فانه لا خلاف ان عيسى عليه السلام نبى ورسول وانه لا خلاف انه ينزل فى آخر الزمان حكماً عادلاً بشرعنا لا بشرع آخر ولا بشرعه الذى تعبد الله به بنى اسرائيل الخ (فتوحات مكية الجزء الثانى الباب الثالث والسبعون 73 ص 3 طبع مصر)

بلاشبک اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول ہیں اور بے شک اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں کہ وہ آخر زمانہ میں نازل ہوں گے اور وہ ہماری شریعت کے مطابق حاکمانہ اور عادلانہ فیصلہ کریں گے نہ یہ کہ کسی اور شریعت کے موافق اور نہ اس شریعت کے مطابق جس پر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو عبادت کرنے کا پابند بنایا تھا

ان صریح حوالوں سے یہ بات بالکل بے غبار ہو گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول میں حضرت شیخ اکبرؒ کے زمانہ تک کوئی اختلاف نہ تھا اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت ﷺ کی ملت کے مصدق ہوں گے اور آپ ہی کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے اور اہل اسلام پر اسی کو نافذ کریں گے

13 علامہ ابن حزم (ابو محمد علی بن حزم الظاہری الاندلسی المتوفی 456ھ) تحریر کرتے ہیں

واما من قال ان الله عز وجل هو فلان لانسان بعينه او ان الله تعالى يحل في جسم من اجسام الخلق او ان بعد محمد صلى الله تعالى عليه وسلم نبيا غير

عیسیٰ بن مریم علیہما السلام فانہ لا یختلف اثنان
فی تکفیرہ لصحة قیام الحجة بكل هذا علی کل احد
(الملل والنحل جلد 3 ص 139 طبع مصر)

بہر حال جس شخص نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ بعینہ فلاں آدمی ہے یا جس
نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے اجسام میں سے کسی جسم میں حلول کرتا ہے یا
جس نے یہ کہا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ
والسلام کے بغیر کوئی اور نبی آئے گا تو ایسے قائل کی تکفیر میں دو (مسلمان)
آدمیوں کا اختلاف بھی نہیں ہے کیوں کہ ان میں سے ہر ہر بات کے حق اور
صحیح ہونے اور ہر ایک پر حجت قائم ہو چکی ہے

اس سے عیاں ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اتنی قطعی
اور یقینی ہے کہ 456ھ تک دو مسلمان بھی ایسے پیدا نہیں ہوئے جو دیگر
مذکورہ امور کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا انکار کرنے
والے کی تکفیر میں اختلاف اور شک بھی کرتے ہوں

اور خود علامہ ابن حزمؒ اپنے انداز میں براہین کے ساتھ یہ بات ثابت
کرنے کے بعد کہ حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں یہ رقمطراز ہیں
الا ان عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سینزل (محل جلد 1
ص 9 طبع مصر)

ہاں مگر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام ضرور نازل ہوں
گے

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان سے نزول اور آنحضرت
ﷺ کے بعد آنے سے نبوت پر قطعاً کوئی زد نہیں پڑتی ایک تو اس لئے کہ
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت اور رسالت آنحضرت ﷺ سے پہلے
ملی ہے آپ ﷺ کے بعد نہیں ملی اور دوسرے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعداد اور
گنتی میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کے

بعد بھی تعداد اور گنتی وہی رہتی ہے جو پہلے تھی بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ اگر بالفرض حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک تمام پیغمبر آنحضرت ﷺ کے بعد تشریف لے آئیں تو پھر بھی ختم نبوت پر کوئی زد نہیں پڑتی بخلاف کسی اور کے آنے سے کہ وہ نبی تشریف بھی ہو یا غیر تشریفی عدد اور گنتی میں اضافہ ہو گا اور ختم نبوت پر یقیناً زد پڑے گی !

14 امام شعرانی (الشیخ عبد الوہاب بن احمد بن علی الشعرانی المتوفی

973ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ

فقد ثبت نزوله عليه السلام بالكتاب والسنة وزعمت
النصارى ان ناسوته صلب ولا هوته رفع والحق انه
رفع بجسده إلى السماء والايمان بذلك واجب قال
الله تعالى بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ (اليواقیت والخواہر جلد 2 ص 146 طبع
مصر)

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول بے شک قرآن کریم اور سنت سے ثابت ہے نصاریٰ کا یہ (باطل) خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بدن کو سولی پر لٹکایا گیا اور ان کی روح کو اٹھالیا گیا مگر اہل اسلام کے ہاں حق بات یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جسم (اور روح) کے ساتھ آسمان پر اٹھالیا گیا ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (نہ تو یہود ان کو قتل کر سکے اور نہ سولی پر لٹکا سکے) بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا ہے

امام شعرانی نے بھی یہ واضح کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رفع الی السماء اور نزول کتاب و سنت سے ثابت ہے

15 امام سیوطی (ابو الفضل جلال الدین ابوبکر السیوطی

المتوفی 911ھ) لکھتے ہیں کہ

اما نفی نزول عیسیٰ علیہ السلام او نفی النبوة عنه
وکلاهما کفر (الحاوی للفتاویٰ جلد 2 ص 166)

بہر کیف حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (آسمان سے) نازل ہونے کی نفی یا ان کی نبوت کی نفی دونوں باتیں کفر ہیں

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کا مسئلہ کوئی فرعی مسئلہ نہیں جس میں رائج و مرجوح اعلیٰ و ادنیٰ اور افضل اور غیر افضل کا خیال رکھا جائے بلکہ یہ ایمان و اسلام کے بنیادی عقیدوں میں سے ایک عقیدہ ہے جس کا انکار خالص کفر ہے اس لئے کہ اس کا ثبوت کتاب و سنت و اجماع سے ہے

16 امام البکری (ابوالحسن محمد بن عبدالرحمن البکری الصدیقی الشافعی المتوفی 905ھ) اپنی تفسیر الواضح الوجیز میں فرماتے ہیں

والا جماع علی انه حی فی السماء وینزل ویقتل الدجال ویؤید الدین (بحوالہ تفسیر جامع البیان جلد 2 ص 52 شیخ نور الدین السید معین بن السید صفی الدین المتوفی 889ھ)

کہ اس پر امت کا اجماع اور اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ ہیں اور نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے اور دین اسلام کی تائید کریں گے

اس عبارت میں بھی اجماع کا صریح الفاظ میں تذکرہ ہے اور کسی کے اختلاف کا اشارہ تک بھی موجود نہیں ہے

17 علامہ سید محمود آلوسی (المتوفی 1270ھ) ختم نبوت کے مسئلہ پر علمی اور تحقیقی بحث کرتے ہوئے آخر میں تحریر فرماتے ہیں

ولا یقدح فی ذلک ما اجمعت الامة علیہ واشہرت فیہ الاخبار ولعلہا بلغت مبلغ التواتر المعنوی ونطق بہ الكتاب علی قول و وجب الایمان بہ واکفر منکرہ کالفلاسفة من نزول عیسیٰ علیہ السلام فی آخر الزمان لانه کان نبیا قبل تحلی نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالنبوة فی هذه النشأة (روح المعانی جلد 22 ص 32)

اور اس بات سے ختم نبوت کے عقیدہ پر کوئی زد نہیں پڑتی جس پر امت کا اجماع ہے اور اس پر مشہور روایات موجود ہیں اور شاید کہ یہ تواتر معنوی کو پہنچی ہوئی ہوں اور ایک تفسیر کے رو سے یہ قرآن کریم سے بھی ثابت ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے منکر جیسے فلاسفہ وغیرہم کافر ہیں اور وہ بات حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخر زمانہ میں نازل ہونا ہے کیوں کہ وہ آنحضرت ﷺ کے اس جہان میں وصف نبوت سے آراستہ ہونے سے پہلے نبی تھے

علامہ آلوسیؒ نے وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنُوا بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ میں اس تفسیر کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں قَبْلَ مَوْتِهِ کی تفسیر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف لوٹائی گئی ہے اور یہی جمہور کی رائے ہے جیسا کہ اسی پیش نظر کتاب میں اس کی باحوالہ بحث موجود ہے علامہ آلوسیؒ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نزول کی احادیث کو احادیث مشہورہ سے تعبیر کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ شاید یہ تواتر معنوی کو پہنچی ہوں علامہ موصوفؒ تو لعل فرما رہے ہیں جب کہ جمہور محدثین مفسرین متکلمین فقہاء اور صوفیاء ان احادیث کو حقیقتاً متواتر کہتے ہیں وہو الحق اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کے منکر کی جیسے فلاسفہ وغیرہم بلا تردد تکفیر کرتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول اور آمد سے ختم نبوت پر قطعاً کوئی زد نہیں پڑتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت اور رسالت آنحضرت ﷺ سے پہلے ملی تھی اور وہ صرف بنی اسرائیل کے رسول تھے جب کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت و رسالت تمام انسانوں جنوں اور سب جہان والوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (پ 9 الاعراف 20) اور نیز ارشاد ہے تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (پ 18 الفرقان 1)

ان نصوص قطعیہ سے ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی رسالت تمام انسانوں اور سب عالمین کے لئے ہے چونکہ جنت بھی قرآن کریم (ملاحظہ ہو سورۃ الجن) احادیث متواترہ اور اجماع امت کے رو سے مکلف اور شریعت کے پابند ہیں اس لئے عالمین کے حکم میں وہ بھی داخل اور شامل ہیں حضرت ابو ذر الغفاریؓ (جندب بن جنادة و قیل بن السکن المتوفی 32ھ) کی حدیث میں ہے

قال طلبت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ليلة فوجدته قائما يصلى فاطال الصلوة ثم قال اؤتيت اللية خمسا لم يؤتها نبى قبلى ارسلت الى الاحمر والاسود قال محاهد الانس والجن الحديث (متدرک جلد 2 ص 424 قال الحاكم "والذہبی صحیح علی شرطہما) فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات (کسی ضرورت کی وجہ سے) آنحضرت ﷺ کو تلاش کیا تو میں نے دیکھا کہ آپ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے آپ نے بہت لمبی نماز پڑھی پھر (بعد از فراغت) فرمایا کہ مجھے آج کی رات ایسی پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں ایک یہ کہ میں سرخ اور سیاہ مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں حضرت مجاہدؓ فرماتے ہیں یعنی انسانوں اور جنوں کی طرف

غرض یہ کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت و رسالت انسانوں اور جنوں اور جملہ مکلف مخلوق کے لئے ہے جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت اور نبوت صرف اور صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں قرآن کریم میں فرمایا ہے

وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ (پ 3 آل عمران)

کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صرف بنی اسرائیل کا رسول بنا کر بھیجا ہے اور انجیل کا بھی یہی درس اور سبق ہے چنانچہ انجیل متی باب 15 آیت 24 میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خود اپنا بیان ہے میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی

ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی اور کے پاس نہیں بھیجا گیا" اور یہی تعلیم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابیوں شاگردوں اور حواریوں کی دی تھی چنانچہ انجیل متی باب 10 آیت 5 "6 میں ہے ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور ان کو حکم دے کر کہا غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا ان صریح حوالوں سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول اور آمد سے مسئلہ ختم نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت تو صرف بنی اسرائیل کے لئے ہی تھی اور آپ ﷺ سے پہلے ان کو نبوت و رسالت ملی تھی نہ کہ بعد میں اور آنحضرت ﷺ کی نبوت اور رسالت تمام مکلف مخلوق کے لئے ہے اور آپ ساری دنیا کے نبی رسول اور سردار ہیں انجیل یوحنا باب 14 آیت 30 میں ہے

"اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیوں کہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں" یعنی جتنی خوبیاں اوصاف اور کمالات ان کو حاصل ہیں وہ مجھے حاصل نہیں ہیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت ﷺ کے وفادار خلیفہ اور پیروکار اور نائب کی حیثیت سے نازل ہو کر شریعت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ و سلام) کا نفاذ کریں گے امام محقق محمد بن اسعد الصدیقی الدوائی (المتوفی 908ھ) فرماتے ہیں کہ

واما نزول عیسیٰ علیہ السلام و متابعتہ لشریعتہ
فہو مما یؤكد کونه خاتم النبیین (الدوائی علی العقائد العنصریہ ص 97)

بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نازل ہو کر آنحضرت کی شریعت کی پیروی کرنا آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی تاکید کرتا ہے

اور غیر منصوص احکام میں اجتہاد کریں گے جیسا کہ مثلاً حضرت امام ابو حنیفہؒ وغیرہ ائمہ مجتہدین نے اجتہاد کیا ہے گو ان کے اجتہاد کا تطابق و توافقی اور توارد

بقول حضرت مجدد الف ثانی احمد سرہندیؒ (المعتنی 1024ھ) حضرت امام ابو حنیفہؒ کے اجتہاد سے ہو گا

حضرت مجدد الف ثانیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ

خواجہ محمد پارساؒ در رسالہ فصول ستہ نوشتہ است کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بعد از نزول . مذہب امام ابی حنیفہؒ عمل خواہد کرد یعنی اجتہاد حضرت روح اللہ موافق اجتہاد امام اعظمؒ بودند . آنکہ تقلید اس خواہد کرد شان او علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ازان بلند تراست کہ تقلید علماء امت فرماید الخ (مکتوبات امام ربانی دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب نمبر 55 ص 14 طبع امرتسر و طبع مطبع نامی نول کشور جلد 2 ص 107)

حضرت خواجہ محمد پارساؒ نے رسالہ فصول ستہ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد حضرت امام ابو حنیفہؒ کے فقہی مذہب کے مطابق عمل کریں گے یعنی حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اجتہاد امام اعظم ابو حنیفہؒ کے اجتہاد کے مطابق ہو گا نہ یہ کہ امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کریں گے (معاذ اللہ تعالیٰ) کیوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام کی شان اس سے بہت ہی بلند ہے کہ وہ امت کے علماء میں سے کسی کی تقلید کریں

اللہ تعالیٰ کی خصوصی نعمت اور احسان ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کا اجتہاد نقل و عقل کے مسلمہ اصول و قواعد کے مطابق عین فطرت سلیمہ کے موافق ہے جو فِطْرَةُ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا کا مصداق ہے اس لئے کہ جو احکام قرآن و حدیث میں نہ ہوں گے اور ان میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اجتہاد کرنے ضرورت پیش آئے گی تو وہ ان میں اجتہاد کریں گے اور ان کا اجتہاد اس اجتہاد کے مطابق ہو گا جو امام ابو حنیفہؒ نے اپنے دور میں کیا تھا جس کو علمی طور پر توارد سے تعبیر کیا جاسکتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام و احسان ہے کہ غیر معصوم (امام ابو حنیفہؒ) کا اجتہاد معصوم (حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے اجتہاد کے موافق نکلے گا اور ہم جیسے

تہی دست علم و عمل اور تقویٰ کو اسی لے فقہ حنفی سے تعلق اور محبت ہے کہ
اس میں پوشیدہ خوبیاں بے شمار ہیں
نقاب رخ سے ہر جانب شعاعیں پھوٹ نکلی ہیں
ارے اوچھپنے والے حسن یوں پنہاں نہیں ہوا

18 نواب صدیق بن حسن بن علی قنوجی (المتوفی 1307ھ) لکھتے ہیں

کہ
والاحادیث الواردة فی نزول عیسیٰ علیہ السلام
متواترة (صحیح الکرامة ص 234)
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کے بارے میں احادیث
متواترہ وارد ہیں

غیر مقلدین حضرات کے بزرگ کو بھی کھلے لفظوں میں اقرار ہے کہ
نزول مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث متواترہ ہیں اگر بالفرض حضرت عیسیٰ
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات اور آسمان سے نزول کے متعلق نصوص قطعیہ اور
اجماع امت نہ بھی ہوتا تب بھی ان کے نزول کا انکار احادیث متواترہ کے انکار
کی وجہ سے کفر ہے

علامہ طاہر بن الصلاح الجزائریؒ فرماتے ہیں کہ
والمتواتر یکفر جا حدة (توجیہ النظر ص 36 طبع مصر)
متواتر حدیث کا منکر کافر ہوتا ہے

اور حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب (المتوفی 3 صفر 1352ھ) نے
مرزائیوں کے خلاف مشہور مقدمہ فیصلہ بہاولپور ص 24 میں اس کی
تفصیل اور تصریح کی ہے کہ حدیث متواتر کا انکار کفر ہے

19 علامۃ ابو عبد اللہ الآلئیؒ (محمد بن خلیفہ الآلئیؒ الماکئیؒ المتوفی 872ھ)
الامام الفقیہ ابو الولید ابن رشد الماکئیؒ (محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد

القرطبی الماکنی المتوفی 595ھ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ۔
 ولا بد من نزول عیسیٰ علیہ السلام لتواتر الاحادیث
 بذلك اه (شرح الألبی علی مسلم جلد 1 ص 265)
 لاحالہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول ہو گا کیونکہ متواتر
 احادیث سے اس کا ثبوت ہے۔

علامہ ابن رشدؒ بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کے
 بارے احادیث کو متواتر کہتے ہیں اور بتاتے ہیں۔
 20 العلامة المحدث محمد بن جعفر الکتانی (المتوفی 1345ھ) تحریر فرماتے
 ہیں کہ۔

وقد ذکرُوا ان نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ثابت
 بالکتاب والسنة والاجماع الی قوله والحاصل ان
 الاحادیث الواردة فی المهدی المنتظر متواترة
 وکذا الواردة فی الدجال وفی نزول سیدنا عیسیٰ بن
 مریم علیهما السلام (نظم المتناثر من الحديث المتواتر ص 147)
 علماء اہل اسلام نے ذکر کیا ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کا نزول کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے پھر فرمایا خلاصہ کلام یہ ہے کہ
 امام مہدی منتظر اور خروج دجال اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول
 کی احادیث متواترہ ہیں۔

21 غیر مقلدین کے پیشوا قاضی شوکانیؒ (محمد بن علی الشوکانی
 المتوفی 1250ھ) نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا نام التوضیح
 فی تواتر ما جاء فی المنتظر والمسیح اس میں وہ لکھتے ہیں
 کہ۔

فتقرر ان الاحادیث الواردة فی المهدی المنتظر
 متواترة والاحادیث فی الدجال متواتره والاحادیث
 الواردة فی نزول عیسیٰ بن مریم متواترة (بحوالہ عقیدۃ اہل

الاسلام فی نزول عیسیٰ علیہ السلام ص 11 شیخ عبداللہ بن الصدیق الغماری
یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ امام مہدی منتظر کے بارے اور دجال کے
خروج کے متعلق اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے نزول اور
آمد کے بارے احادیث متواترہ وارد ہیں۔

22 محقق الاحناف علامہ زاہد الکوثریؒ (المتوفی 1372ھ) قرآن کریم
کی چند آیات کی مفصل تفسیر کے بعد رقمطراز ہیں۔

فظهر مما سبق ان نصوص القرآن الكريم وحدها
تحتم القول برفع عيسى عليه السلام حيا وينزوله
في آخر الزمان حيث لا اعتداد باحتمالات خيالية
لم تنشأ من دليل كيف والاحاديث قد تواترت في
ذلك واستمرت الامة خلفا عن سلف على الاخذ بها
وتدوين موجبها في كتب الاعتقاد من قديم العصور
الى اليوم فماذا بعد الحق الا الضلال (نظرة عابرة في مزاعم من
ينكر نزول عيسى عليه السلام قبل الاخرة ص 36)

گزشتہ بحث سے یہ مراد واضح ہو گیا کہ تنہا نصوص قرآنیہ ہی حتمی
طور پر یہ بتاتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ اٹھایا گیا ہے اور
یہ کہ وہ آخر زمانہ میں نازل ہوں گے ان نصوص کی موجودگی میں خیالی
احتمالات کا قطعاً کوئی اعتبار نہیں جو کسی بھی دلیل پر مبنی نہیں ہیں اور بھلا ان کا
کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے جب کہ متواتر احادیث سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ
الصلوٰۃ والسلام کا رفع الی السماء اور نزول ثابت ہے اور اسی عقیدہ کو امت خلفاً
بعد سلف قدیم زمانوں سے آج تک اپنانے اور اخذ کرنے اور کتب عقائد میں
اس کے حکم کو درج کرنے پر قائم اور مستمر ہے سو حق کے بعد گمراہی کے سوا
اور کیا ہے؟

علامہ محقق کوثریؒ نے اہل اسلام اور اہل حق کے حتمی عقیدہ کا اثبات قرآن
کریم کی نصوص قطعیہ اور احادیث متواترہ اور امت کے اجماع کے حوالے

سے کیا ہے اور باطل پرستوں کی وہی موشگافیوں کا واضح الفاظ میں رد کیا ہے جس کے بعد گمراہی اور ضلالت کے سوا اور کچھ نہیں رہتا نیز دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

واما تواتر احادیث المہدی والدجال والمسیح
فلیس بموضع ریبة عند اهل العلم بالحديث
وتشکک بعض المتکلمین فی تواتر بعضها مع
اعترافهم بوجوب اعتقاد ان اشراط الساعة کلها حق
فمن قلة خبرتهم بالحديث (ایضاً ص 49)

اور بہر حال امام مہدی کی آمد دجال کے خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کی احادیث کا تواتر حضرات محدثین کرامؒ کے نزدیک شک و شبہ کے مقام سے بالکل بالاتر ہے باقی بعض متکلمینؒ کا ان میں سے بعض روایات کے تواتر میں شک کرنا باوجود ان کے اس اعتراف کے کہ قیامت کے سب نشانیاں حق ہیں اور ان کا اعتقاد کرنا واجب ہے (جن میں امام مہدی کی آمد دجال کا خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول وغیرہ بھی ہے) علم حدیث سے بے خبری پر مبنی ہے

یہ ایک خالص علمی اور فنی بحث ہے کہ بعض اشراط الساعة کی حدیثیں متواتر ہیں یا مشہور لیکن تلقی امت بالقبول کی وجہ سے ان پر عقیدہ رکھنا واجب ہے ان بعض متکلمین کے بعض احادیث کے تواتر میں شک سے مسئلہ پر قطعاً کوئی زد نہیں پڑتی وہ بہر حال مسلم ہے

الباب الاول

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رفع الی السماء ان کی حیات اور پھر نزول من السماء قرآن کریم سے ثابت ہے ہم بنظر اختصار قرآن کریم سے صرف دو ہی دلیلیں عرض کرتے ہیں اور پھر ان کی معتبر اور مستند حضرات مفسرین کرام سے باحوالہ تفسیریں نقل کرتے ہیں غور و فکر کرنا قارئین کا کام ہے۔

پہلی دلیل

اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا

وَلَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ
اور جب عیسیٰ بن مریم (علیہما الصلوٰۃ والسلام) کی مثال بیان کی جاتی ہے تو تیری قوم اس سے چلانے لگتی ہے

یعنی جب بھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا ذکر آتا ہے تو عرب کے مشرکین خوب شور مچاتے اور قسم قسم کی آوازیں نکالتے ہیں کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ۔ پھر تین آیتوں کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔
وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُون هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ
(پ 25 الزخرف 6)

اور بے شک وہ نشان ہے قیامت کا سو اس میں شک مت کرو اور میرا کہنا مانو یہی سیدھی راہ ہے اور ہرگز نہ رو کے تم کو شیطان (مثلاً منکر نزول مسیح علیہ السلام) وہ تمہارا دشمن ہے صریح۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے لفظ ان کے ساتھ جو تاکید کے لئے آتا ہے اور پھر لام مفتوحہ تاکید سے یہ بیان فرمایا ہے کہ بے شک البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی علامت اور نشانی ہے اور اس کے بارے ہرگز کوئی

شک نہ کرنا اور میرے کہنے کو ماننا اور یہی نظریہ صراط مستقیم ہے ہر ادنیٰ عربی دان بھی بخوبی اس آیت کریمہ میں ہر ہر جملہ کی تاکید کو سمجھ سکتا ہے کہ کتنی تاکیدات سے اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون اور حکم بیان فرمایا ہے اور پھر فرمایا کہ شیطان کے پھندے میں ہرگز نہ آنا اور حق ماننے سے نہ رکنا شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے لہذا ہر مسلمان کا یہی پختہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کی نشانی ہیں اور ضرور وہ قیامت سے پہلے آئیں گے اور یہی صراط مستقیم ہے جس پر چلنا ہر مسلمان کا اسلامی فریضہ ہے اور اس کی مخالفت شیطانی کارروائی اور گمراہی ہے یہ یاد رہے کہ کہ لَعَلَّكُمْ میں دو قراتیں ہیں ایک بفتح لام اور بکسر عین اور یہی اکثر اور جمہور قراء کرام کی قرات ہے اور علم کا معنی دانستن جاننا اور پہچاننا اور شناخت کرنا ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول اور آمد سے قیامت کے قرب کا علم شناخت اور پہچان ہوگی کہ اب قیامت بالکل قریب ہے اور جب تک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نزول اور آمد نہ ہوگی اس وقت تک قیامت ہرگز نہیں آئے گی۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرات مفسرین کرام کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت امام فخر الدین الرازیؒ (محمد بن عمر المتوفی 606ھ) اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

وَإِنَّهُ أَى عِيسَى لَعَلَّكُمْ لِبَلْسَاعَةِ شَرِّطٍ مِنْ أَسْرَاطِهِمَا تَعْلَمُ بِهِ
فَسَمِىَ الشَّيْءُ الدَّالُّ عَلَى الشَّيْءِ عِلْمًا لِحَصُولِ الْعِلْمِ بِهِ
الْخ (تفسیر کبیر جلد 27 ص 222)

اور بے شک وہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام البتہ شناخت ہے قیامت کی یعنی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے قیامت کا علم ہوگا اس لحاظ سے علامت کو جو کسی شے کے وجود پر دلالت کرتی ہے علم کہا گیا ہے کیونکہ اس علامت کے ساتھ اس شے کا علم حاصل ہوتا ہے۔

یعنی علامت کا اطلاق علم پر ہوا یہی وجہ ہے کہ اکثر مترجمین حضرات لَعَلَّم کا معنی بھی نشانی کے کرتے ہیں اور یہ ترجمہ دوسری قرات کے عین موافق ہے اور دوسری قرات لَعَلَّم ہے اس میں ابتداء میں لام اور اس کے بعد عین اور دوسری لام پر بھی فتح ہے جس کا معنی نشانی اور علامت ہے اور یہ قرات حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابو مالک غفاریؓ حضرت زید بن علیؓ حضرت قتادہؓ حضرت مجاہدؓ حضرت ضحاکؓ حضرت مالک بن دینارؓ حضرت الامش کلبیؓ اور بقول علامہ ابن عطیہؒ حضرت ابو نصرہؒ کی ہے (تفسیر البحر المحیط جلد 8 ص 26 و روح المعانی جلد 25 ص 95) اور دونوں قراتوں کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول اور آمد سے قرب قیامت کا علم ہوگا اور وہ قیامت کی نشانی ہیں۔

(۲) علامہ سید محمود آلوسیؒ (المتوفی 1270ھ) لَعَلَّم اور لَعَلَّم دونوں قراتوں کا تذکرہ کر کے آخر میں فرماتے ہیں کہ۔

والمشہور نزوله علیہ السلام بدمشق وان الناس فی صلوٰۃ الصبح فیئاخر الامام وهو المہدی فیقدمہ عیسیٰ علیہ السلام ویصلی خلفہ ویقول انما اقیمت لک اھ (روح المعانی جلد 25 ص 96)

اور مشہور یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دمشق میں نازل ہوں گے جب لوگ صبح کی نماز میں مصروف ہوں گے اور امام مہدی امام ہوں گے وہ پیچھے ہٹ جائیں گے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام امامت کرائیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امام مہدی کو آگے کر کے ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے اور فرمائیں گے کہ نماز آپ کے لئے قائم کی گئی تھی۔

اور نیز علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ۔

وفی بعض الروایات انه علیہ السلام ینزل علی ثنیۃ یقال لھا افیئقی بفاء وقاف بوزن امیر وہی ہنا مکان

بالقدس الشریف (روح المعانی جلد 25 ص 96)

اور بعض روایات (مثلاً مسند احمد جلد 4 ص 216 و متدرک جلد 4 ص 478 و مجمع الزوائد جلد 7 ص 342) میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایق فاء اور قاف کے ساتھ بروزن امیر کے ٹیلہ پر نازل ہوں گے اور یہ قدس شریف میں ایک جگہ ہے (جو سوق حمیدیہ میں جامع اموی کے مشرقی کنارہ پر ہے جس پر سفید میٹار بنا ہوا ہے جس پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بوقت صبح نازل ہوں گے)

(۳) مشہور مفسر الحافظ ابو الفداء اسماعیل بن کثیر القرشی الدمشقی (المتوفی 774ھ) فرماتے ہیں۔

وَإِنَّهُ لَعَلَّمَ لِّلْسَاءَةَ اٰی اِمَارَةٍ وَّ دَلِیْلٍ عَلٰی وُقُوعِ السَّاعَةِ
قَالَ مُجَابِدٌ وَإِنَّهُ لَعَلَّمَ لِّلْسَاءَةَ اٰیَةً لِّلْسَاءَةِ خُرُوجِ
عِیْسٰی بْنِ مَرِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَمَةِ وَهَكَذَا
رَوٰی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابِی الْعَالِیَةِ وَابِی
مَالِكٍ وَعُكْرَمَةُ وَالحَسَنُ وَقَتَادَةُ وَالضَّحَّاكُ وَغَیْرُهُمْ
وَقَدْ تَوَاتَرَتْ الْاَحَادِیْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَخْبَرَ بِنَزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ قَبْلَ یَوْمِ
الْقِیَمَةِ اِمَامًا عَادِلًا وَحَكَمًا مُّقْسِطًا ھ (تفسیر ابن کثیر جلد 4 ص 132 و 133)

اور بے شک وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی علامت ہے یعنی قیامت کی آمد اور اس کے وقوع کی نشانی اور دلیل ہے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قیامت کا دن برپا ہونے سے پہلے آنا قیامت (کے قرب) کی نشانی اور علامت ہے اور اسی طرح اس کی یہ تفسیر حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت ابو العالیہؓ حضرت ابومالکؓ حضرت عکرمہؓ حضرت حسنؓ (بصری) حضرت قتادہؓ اور حضرت ضحاکؓ (بن مزاحم) وغیرہم سے بھی مروی ہے اور آنحضرت ﷺ سے متواتر احادیث کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت سے

پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اہام عادل اور منصف حاکم بن کر نازل ہونے کی خبر دی ہے۔

قرآن کریم کی ان آیات کریمات کے ہر ہر جملہ میں تائیدی الفاظ کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول اور آمد کا بالکل واضح ثبوت ہے اور پھر حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ جیسے ترجمان القرآن اور جلیل القدر صحابہ کرامؓ اور معتبر و مستند تابعینؓ کی تفسیر اس پر مستزاد ہے اور احادیث متواترہ سے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور نزول اپنی جگہ حق ہے۔

(۴) امام ابن جریر الطبریؒ (محمد بن جریر بن یزید المتوفی 310ھ) لَعَلَّمُ اور لَعَلَّمْتُ دونوں قرأتوں کا حوالہ دے کر بعض حضرات صحابہ کرامؓ بعض تابعینؓ اور بعض تبع تابعینؓ وغیرہم کی تفسیریں نقل کرتے ہیں اور بحوالہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نقل کرتے ہیں کہ۔

قال نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام (تفسیر ابن جریر جلد 25 ص 90)

انہوں نے فرمایا کہ اس سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا نزول مراد ہے (کیونکہ وہ قیامت کی نشانی ہیں)

الحاصل قرآن کریم کے اس قطعی بیان اور مضمون سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات و نزول من السماء اور آمد بالکل واضح ہے جیسا کہ حضرات صحابہ کرامؓ تابعینؓ اور تبع تابعینؓ اور مفسرین کرامؓ کی روشن تفسیر سے یہ بات بیان ہوئی ہے فلاسفہ ملاحدہ اور قادیانی وغیرہم باطل فرقے اہل اسلام کے ایمان کو متزلزل کرنے کے لئے جیسے اور جتنے بھی حربے اختیار کریں اہل حق پر اس کا کچھ اثر نہیں۔

ہزاروں آفتیں سنگ مزاحم بن کے آتی ہیں
مگر مردان حق آگاہ تھرایا نہیں کرتے

دوسری دلیل

یہود کا یہ باطل دعویٰ تھا اور ہے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا ہے اور سولی پر لٹکا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کا ردیوں فرمایا۔

وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ

اور انہوں نے نہ تو اس کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا اور لیکن وہ شبہ میں ڈالے گئے۔

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی (المتوفی 1369ھ) اس مضمون کی خاصی تشریح اور تفسیر کرنے کے بعد آخر میں فرماتے ہیں، حق یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہرگز مقتول نہیں ہوئے بلکہ آسمان پر اللہ تعالیٰ نے اٹھالیا اور یہود کو شبہ میں ڈال دیا (فوائد عثمانیہ ص 132)

اور اس اشتباہ کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک شخص شمعون کرینی کو جس کی شکل حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل سے ملتی جلتی تھی (جیسا کہ حدیث حضرت عروہ بن مسعود کو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم شکل کہا گیا ہے) علاقہ شام و صوبہ یہودیہ کے نیم مختار جابر اور ظالم حکمران ہیروڈ کے ایام میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سمجھ کر سولی پر لٹکا دیا اور وہ مصلوب ہو گیا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ چنانچہ انگریز مؤرخین کی بین الاقوامی مرتب کردہ کتابوں میں شمعون کرینی کا مصلوب ہونا ہی واضح طور پر مذکور ہے (ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جلد 3 ص 176 اور انسائیکلو پیڈیا آف ریجن اینڈ ایتھکس جلد 4 ص 833) مزید تشریح مولانا عبد الماجد دریا بادی کی کتاب قصص اور مسائل میں دیکھیں۔

علامہ ابو حیان اندلسی بَلَّ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ۔

هَذَا اِبْطَالٌ لِّمَا ادَّعَوْهُ مِنْ قَتْلِهِ وَصَلْبِهِ وَهُوَ حَيٌّ فِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ عَلٰى مَا صَحَّحَ عَنْ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ

تعالیٰ علیہ وسلم فی حدیث المعراج ھ (البحر المحیط جلد 3 ص 391)

اس ارشاد میں یہود کے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کرنے اور ان کو سولی پر لٹکانے کے دعویٰ کا ابطال ہے حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دوسرے آسمان پر زندہ ہیں جیسا کہ معراج کی صحیح حدیث میں آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے۔

آگے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا وَإِنَّ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا (پ 6 النساء 22)

اور اس کو انہوں نے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا ہے اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے اور اہل کتاب سے کوئی ایسا نہیں رہے گا جو عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گا۔ اس کی تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں کہ۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ موجود ہیں آسمان پر جب دجال پیدا (اور خارج ہو گا) تب اس جہان میں تشریف لا کر اسے قتل کریں گے اور یہود و نصاریٰ (وغیرہم کفار) ان پر ایمان لائیں گے کہ بے شک عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں، مرے نہ تھے اور قیامت، کے دن حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے حالات اور اعمال کو ظاہر کریں گے کہ یہود نے میری تکذیب اور مخالفت کی اور نصاریٰ نے مجھ کو خدا تعالیٰ کا بیٹا کہا (نوائد عثمانیہ ص 133)

(۱) حافظ ابن کثیر بطریق ابی رجاؒ یہ تفسیر نقل کرتے ہیں کہ۔

عن الحسن وَإِنَّ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ قَالَ قَبْلَ مَوْتِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاللَّهِ أَنَّهُ لَحَى

الآن عند الله تعالى ولكن اذا نزل آمنوا به اجمعون الخ
(تفسیر ابن کثیر جلد 1 ص 576)

حضرت حسنؓ (بصری) نے **وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ (الْآيَةِ)** کی تفسیر یہ کی ہے کہ اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہیں رہے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لائے بخدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب اللہ تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں اور جب نازل ہوں گے تو سبھی ان پر ایمان لائیں گے۔

اور دوسرے طریق سے تفسیروں نقل کی ہے کہ۔

ان رجلا قال للحسين يا ابا سعيد قول الله عز وجل وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلُ مَوْتِهِ قَالَ قَبْلُ مَوْتِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَفَعَ إِلَيْهِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ بَاعَثَهُ قَبْلُ يَوْمِ الْقِيَمَةِ مَقَامًا يُؤْمِنُ بِهِ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ اسْلَمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَهَذَا الْقَوْلُ هُوَ الْحَقُّ كَمَا سَنَبِينَهُ بَعْدَ بِالْذَّلِيلِ الْقَاطِعِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى الخ (تفسیر ابن کثیر جلد 1 ص 576)

ایک شخص نے حضرت حسنؓ (بصری) سے یہ دریافت کیا کہ اے ابو سعید (یہ ان کنیت تھی) اللہ تعالیٰ کے اس کا ارشاد کہ اہل کتاب میں سے کوئی بھی نہ رہے گا جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے گا کیا معنی ہے؟ حسن بصریؓ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی جگہ بھیجے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے پہلے تمام نیک و بد ان پر ایمان لائیں گے اور یہی تفسیر حضرت قتادہؓ عبد الرحمنؓ بن زیدؓ بن اسلمؓ اور بے شمار مفسرین کرامؓ نے کی ہے اور یہی تفسیر حق ہے ہم آگے دلیل قاطع سے اسے بیان کریں گے انشاء اللہ العزیز

اس کے بعد حافظ ابن کثیرؒ نے نصوص قرآنیہ، احادیث متواترہ، اور

اجماع امت کے حوالہ سے اسے مبرہن کیا ہے۔ قرآن کریم کے اس روشن بیان سے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات اور ان کی وفات سے قبل یہود و نصاریٰ وغیرہم کفار کا ان پر ایمان لانا ثابت ہے لَارِیْبَ فِیْہِ اور ان کی آمد و نزول سے پہلے دنیا کفر ظلم و جور اور قتل و غارت اور بے حیائی سے بھری ہوئی ہوگی مگر۔

نہ گھبرا کفر کی ظلمت سے تو اے نور کے طالب
وہی پیدا کرے گا دن بھی کی ہے جس نے شب پیدا

کتب تفسیر میں اِلَّا لَیُّوْمَیْنِ بِہِ قَبْلَ مَوْتِہِ کی دو تفسیریں نقل کی گئی ہیں ایک یہ کہ بہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف راجع ہے اور قَبْلَ مَوْتِہِ میں ضمیر کتابی یعنی یہود و نصاریٰ کے ہر ہر فرد کی طرف راجع ہے اور مطلب یہ ہے کہ ہر یہودی اور نصرانی اپنی موت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے گا وہ یوں کہ نزع اور جان کنی کے وقت انہیں اپنے باطل عقیدہ پر بخوبی اطلاع ہو جائے گی اور وہ مجبور ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائیں گے اگرچہ کتب تفسیر میں یہ تفسیر بھی موجود و مذکور ہے مگر دلائل اور سیاق و سباق سے اس کی تائید نہیں ہوتی، اولاً اس لئے کہ نزع کی حالت کا ایمان، ایمان نہیں اور نہ عند اللہ تعالیٰ اس کی قبولیت ہے حالانکہ آیت کریمہ میں لام تاکید اول میں اور نون تاکید ثقیلہ آخر میں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ضرور بضور ایمان لائیں گے اور اس ایمان سے ایسا ایمان مراد ہے جو عند اللہ ایمان ہو اور مقبول بھی ہو اور مرتے وقت یہودی اور نصرانی کا ایمان ایمان ہی نہیں تو وہ اس لَیُّوْمَیْنِ کا مصداق کیسے ہو سکتا ہے؟ وثانیاً اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَمَنْ شَاءَ فَلْیُؤْمِنْ، یعنی ہر مکلف سے وہ ایمان مطلوب ہے جو اس کی مرضی اور مشیت سے ہو اور نزع کے وقت جب فرشتے سامنے ہوں تو اس وقت کا ایمان مجبوری کا ایمان ہو گا جس کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں ہے وثالثاً اس لئے کہ

قرآن کریم سے زیادہ فصاحت اور بلاغت والی کتاب دنیا میں موجود نہیں ہے اگر مَوْتِہ کی ضمیر کتابی کی طرف راجع ہو تو آگے وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا میں یکون میں ہو ضمیر یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف راجع ہے تو انتشار ضماّر لازم آئے گا کہ ایک ضمیر تو کتابی کی طرف راجع ہو اور دوسری حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف جو فصاحت اور بلاغت کے خلاف ہے، اس لئے یہی بات راجع اور اور متعین ہے کہ قَبْلَ مَوْتِہ میں ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف راجع ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے نازل ہوں گے اور یہود و نصاریٰ کو جب اپنی غلطی کا اقرار و احساس ہو گا تو اپنے نزع سے پہلے ہی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائیں گے اور وہ ایمان ایمان ہو گا اور مقبول ہو گا۔

علامہ اندلسیؒ فرماتے ہیں۔

والظاهر ان الضميرين في به وَمَوْتِہ عائِدان على عيسى عليه السلام وهو سياق الكلام والمعنى ان مَنْ اَهْلَ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَكُونُونَ فِي زَمَانِ نَزْوِہ رَوَى اَنه يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ حَتَّى تَكُونَ الْمَلَّةُ وَاحِدَةً وَهِيَ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ قَالَه ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنُ وَابُو مَالِكٍ (البحر المحیط جلد 3 ص 392)

اور ظاہر یہی ہے کہ یہ اور مَوْتِہ میں دونوں ضمیر میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف راجع ہیں اور سیاق کلام بھی اسی کو چاہتا ہے اور معنی یہ ہے کہ جو اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کے وقت ہوں گے، ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ رہے گا جو ان پر ایمان نہ لائے اور احادیث میں مروی ہے کہ وہ آخر زمانہ میں نازل ہوں گے اور اہل کتاب میں سے کوئی بھی ان پر ایمان لائے بغیر نہیں رہے گا حتیٰ کہ اس وقت ایک ہی

ملت باقی رہے گی اور وہ صرف ملت اسلام ہی ہوگی یہی بات حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت حسنؓ (بصری) اور ابو مالکؓ نے بیان کی ہے۔

علامہ موصوف کی تفسیر سے واضح ہو گیا کہ آیت کریمہ کا ظاہر اور سیاق و سباق اسی کو چاہتا ہے کہ بہ کی طرح قَبْلَ مَوْتِهِ کی ضمیر بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف راجع ہے۔ اور قاضی بیضاویؒ (عبداللہ بن عمر بیضاوی المتوفی 648ھ) نے بھی یہ تفسیر نقل کی ہے۔

وقيل الضمير ان لعيسى عليه افضل الصلوة والسلام والمعنى انه اذا نزل من السماء آمن به اهل الملل كلها روى انه عليه الصلوة والسلام ينزل من السماء (تفسیر بیضاوی جلد 1 ص 255)

اور یہ کہا گیا ہے (اور یہی صحیح اور راجح ہے) کہ دونوں ضمیریں حضرت عیسیٰ ان پر افضل صلوٰۃ و سلام ہوں، کی طرف راجع ہیں اور معنی یہ ہے کہ جب وہ آسمان سے نازل ہوں گے تو تمام ملتوں والے ان پر ایمان لائیں گے اور احادیث میں مروی ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔

قاضی بیضاویؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس تفسیر کی جس میں دونوں ضمیریں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف راجع ہیں، وہ احادیث بھی تائید کرتی ہیں (جو متواتر ہیں) جن میں آسمان سے نازل ہونے اور تمام اہل ملل کے ان پر ایمان لانے کا واضح ذکر ہے۔ اور حافظ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ۔

والقول الصحيح الذي عليه الجمهور قبل موت المسيح اه (الجواب السليم جلد 1 ص 341 و جلد 2 ص 113)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں صحیح قول (اور تفسیر) وہی ہے جس پر جمہور اہل اسلام ہیں کہ مَوْتِهِ میں ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف راجع ہے۔

پہلی آیت کریمہ اور اس میں نقل کردہ تفاسیر کی طرح اس دوسری آیت کریمہ اور اس کی تفسیر میں نقل کردہ ٹھوس اور مضبوط حوالوں سے یہ بات

بالکل عیاں ہو گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا رفع الی
 السماء ان کی حیات اور قیامت سے پہلے ان کا زمین پر نازل ہونا نصوص قطعیہ
 قرآنی آیات سے ثابت ہے جس کا انکار کافر ملحد اور زندیق کے سوا کوئی نہیں
 کر سکتا باطل پرستوں پر براہین قاطعہ اور اولہ ساطعہ کا کچھ اثر نہیں ہوتا وہ
 اپنی انا اور ضد پر قائم رہتے ہیں بھلا شیطان کی ہدایت کس کے بس میں ہے
 بدلنا ہے تو مے بدلو طریق مے کشی بدلو
 وگرنہ ساغر وینا بدل جانے سے کیا ہوگا

الباب الثانی

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع الی السماء ان کی حیات اور نزول الی الارض کے سلسلہ میں اس کتاب کے مقدمہ میں کتب عقائد کتب تفسیر اور کتب فقہ وغیرہ سے مضبوط اور صریح حوالے قارئین کرام پڑھ چکے ہیں اور الباب الاول میں قرآن کریم کی دو آیات کریمات اور ان کی تفسیر بھی ملاحظہ کر چکے ہیں اب اس باب میں چند احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے اور آپ حضرات زیر نظر کتاب میں پڑھ چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع الی السماء حیات اور نزول الی الارض کی احادیث متواتر ہیں سب کا استیعاب و احصاء مطلوب نہیں صرف بعض احادیث کا باحوالہ ذکر کرنا مقصود ہے۔

پہلی حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ (عبدالرحمن بن عمر المتوفی 58ھ) روایت کرتے ہیں کہ

قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم والذي نفسي بيده ليؤشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكماً عدلاً فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الحرب ويفيض المال حتى لا يقبله احد وحتى تكون السجدة الواحدة خير من الدنيا وما فيها ثم يقول ابو هريرة واقروا ان شئتم وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيمة يكون عليهم شهيداً (بخاری جلد 1 ص 490 واللفظ له وابن ماجه ص 308 ومسند احمد جلد 2 ص 406 وسلم جلد 1 ص 87)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے البتہ ضرور ضرور تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ

والسلام نازل ہوں گے حاکم اور عادل ہوں گے صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور لڑائی کو موقوف کریں گے اور مال بکثرت تقسیم کریں گے یہاں تک کہ مال قبول کرنے والا کوئی نہ رہے گا اور اس وقت ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہو گا حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو اس کی تائید قرآن کریم سے بھی ہوتی ہے یہ پڑھو اور اہل کتاب میں سے کوئی نہ رہے گا مگر ضرور۔ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لائے گا اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان پر گواہ ہوں گے

آنحضرت ﷺ اگر بغیر قسم اٹھائے بھی فرما دیتے تو اس میں کوئی شک و شبہ نہ ہوتا مگر اس حدیث میں آپ ﷺ نے قادر مطلق ذات کی قسم اٹھا کر اور پھر لیو شکن کے جملہ میں لام تاکید اور نون تاکید ثقیلم سے اس کو نہایت ہی مؤکد کر کے فرمایا ہے کہ لاحالہ اور ضرور تم میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے اتنی اور ایسی تاکیدات کے حلفی بیان میں کون عقلمند نبی معصوم ﷺ کے ارشاد میں شک کر سکتا ہے؟ صرف وہی کرے گا جو ایمان اور عقل و بصیرت سے کلیتہً محروم ہو گا۔

عمل ان سے ہوا رخصت عقیدوں میں خلل آیا

کوئی پوچھے کہ ان کے ہاتھ کیا نعم البدل آیا

حافظ ابن حجرؒ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں (ملاحظہ ہو فتح الباری جلد 6 ص 491 ص 492) جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہو کر حقیقتاً صلیب توڑیں گے اور نصاریٰ پر یہ واضح کریں گے کہ تم صلیب کی تعظیم کرتے رہے اور میں اس کو توڑ کر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ تعظیم کے قابل نہیں بلکہ نیست و نابود کرنے کے لائق ہے اور اسی طرح نازل ہونے کے بعد خنزیر کو قتل کر کے عیسائیوں پر یہ ظاہر کریں گے کہ تم اس کو حلال سمجھتے رہے اور اس سے محبت کرتے رہے اور میں اس کے وجود

کو ہی ختم کر رہا ہوں اور جب کافر ہی نہ رہے تو قتال اور جہاد کس سے کیا جائے گا؟ اور جب اہل کتاب اور دیگر ذمی کفار ہی نہ رہے تو جزیہ کس سے وصول کیا جائے گا؟ اس لئے ان کی آمد کے بعد لڑائی اور جزیہ موقوف ہو جائے گا اور ظلم و جور مٹ جائے گا اور عدل و انصاف کے نفاذ اور زمین کی برکت کی وجہ سے کوئی غریب اور محتاج نظر ہی نہ آئے گا تاکہ اس کو مال دیا جائے اور وہ مال قبول کرے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول نری برکت ہوگی گویا وہ یوں گویا ہوں گے۔

سنے جو اس کو اسے تحیر جو اس کو برتے اسے تردد
ہماری نیکی اور ان کو برکت عمل ہمارا نجات ان کی

دوسری حدیث

حضرت جابر بن عبد اللہ (المثنیٰ 74ھ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا

يقول لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق
ظاهرين الى يوم القيامة قال فينزل عيسى بن مريم
عليهما السلام فيقول اميرهم تعال فصل فيقول لا
ان بعضكم على بعض امراء تكرمه الله هذه الامم مسلم
جلد 1 ص 87 و مسند احمد جلد 3 ص 345

آپ نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہ کر مخالفوں سے قیات تک لڑتا رہے گا اور فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے اور اس طائفہ کا امیر (جو امام مہدی علیہ السلام ہوں گے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائے گا آئیے نماز پڑھائیے تو وہ فرمائیں گے کہ نہیں اس امت کی فضیلت کی وجہ سے تم ہی میں سے بعض بعض پر امام و امیر ہوں گے

اس صحیح حدیث سے بھی قرب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کا نزول بالکل واضح ہے۔۔۔
تیسری حدیث

حضرت نواسؓ بن سمان الکلابی (الموتوفی ھ) کی طویل حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا۔

فبینما هو كذلك اذ بعث الله المسيح بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهر و ذنبن واضعا كفيه على اجنحة ملكين الحديث (مسلم جلد 2 ص 401 و ترمذی جلد 2 ص 47 وفيه اذهبط بدل اذ بعثوا بن ماجه ص 306 و متدرک جلد 4 ص 493 و قال الحاكم والذھبی علی شرطهما)

اسی حالت میں (کہ ایک نوجوان دجال سے برسرِ پیکار ہوگا) یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کو (آسمان سے) بھیجے گا اور وہ دو زرد رنگ کے کپڑوں میں ملبوس اور دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق میں سفید مینار پر نازل ہوگے

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ سفید مینار آج بھی دمشق میں مشرقی سمت میں موجود ہے (شرح مسلم جلد 2 ص 401) اور اس راقم السطور نے اپنی گنگار آنکھوں سے وہ منار دیکھا ہے
چوتھی حدیث

حضرت عبداللہ بن عمروؓ (الموتوفی 63ھ) روایت کرتے ہیں کہ۔

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يخرج الدجال في امتي فيمكت اربعين لا ادري يوما او اربعين شهرا او اربعين عاما فيبعث الله تعالى عيسى بن مريم عليهما السلام كانه عروة بن مسعود فيطلبه فيهلكه الحديث (مسلم جلد 2 ص 403 و مسند احمد جلد 2 ص 166 و متدرک جلد 4 ص 543 و كنز العمال جلد 7 ص 258)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں دجال نکلے گا اور چالیس تک

رہے گا راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن ہوں گے یا مہینے یا سال اسی دور میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے گا ان کا حلیہ جیسا کہ حضرت عروۃ بن مسعود کا ہو گا اور وہ دجال لعین کو طلب کریں گے اور اس کو ہلاک کریں گے

دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دجال چالیس دن تک زمین میں رہے گا پہلا دن سال جتنا لمبا اور دوسرا مہینے جتنا اور تیسرا ایک ہفتے جتنا لمبا ہو گا حضرات صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ مثلاً سال اور مہینہ اور ہفتہ جیسے لمبے دن میں صرف ایک ہی دن کی نمازیں پڑھنا ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بلکہ ان دنوں میں سال اور ماہ اور ہفتہ کی نمازیں اوقات کا اندازہ لگا کر پڑھنا ہوں گی (مسلم جلد 2 ص 401) امام نوویؒ بعض محدثین کرامؒ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ اس وقت شریعت کا یہی حکم ہو گا اور قیاس و اجتہاد کا اس میں کوئی دخل نہیں (محملہ نووی شرح مسلم جلد 2 ص 401) اوقات صلوات اگرچہ نمازوں کے لئے اسباب ہیں مگر ظاہری اسباب ہیں حقیقی سبب صرف اللہ تعالیٰ حکم اور امر ہے

پانچویں حدیث

حضرت مجمع بن جاریہ الانصاری (المتوفی فی خلافت معاویہؓ تقریباً 60ھ) فرماتے ہیں کہ

سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول یقتل ابن مریم الدجال بباب لد (ترمذی جلد 2 ص 48) ومنہ احمد جلد 3 ص 420

میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام دجال کو لد کے دروازہ پر قتل کریں گے بیت المقدس کے قریب ایک بستی ہے جس کا نام لد ہے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہونے کے بعد اس بستی کے دروازہ پر دجال کو قتل

کریں گے جس کا منظر اس وقت کے موجود لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ مسیح ہدایت کے ہاتھوں مسیح ضلالت کا نا دجال جعلی خدا اور مصنوعی نبی قتل ہو گا

چھٹی حدیث

حضرت ابو امامہ الباہلیؓ (صدیؓ بن عجلان المتوفی 86ھ) کی طویل حدیث میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دجال کے خروج اور قرب قیامت کی علامات بیان فرماتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ

فبینما امامہم قد تقدم یصلی بہم الصبح اذ نزل علیہم عیسیٰ بن مریم الصبح فرجع ذالک الامام ینکص یمشی القہقری لیقدم عیسیٰ علیہ السلام یصلی فیضع عیسیٰ علیہ السلام یدہ بین کتفہ ثم یقول لہ تقدم فصل فانہا لک اقیمت فیصلی معہم امامہم الحدیث (ابن ماجہ ص 308) وائناہ قوی التصریح بما تواتر فی نزول المسیح علیہ السلام ص 156 اور حافظ ابن حجرؒ نے اس روایت کو استدلال کے طور پر پیش کیا ہے فتح الباری جلد 6 ص 493

لوگ اس حالت میں ہوں گے کہ ان کا امام صبح کی نماز کے لئے آگے کھڑا ہو گا اور صبح کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے وہ امام لئے پاؤں پیچھے ہٹنا شروع کرے گا تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نماز پڑھانے کے لئے آگے کرے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امام کے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھیں گے اور پھر فرمائیں گے تو ہی آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھا کیونکہ یہ نماز تیرے لئے قائم کی گئی ہے تو وہ امام ان کو نماز پڑھائیں گے

حافظ ابن حجرؒ نقل کرتے ہیں کہ

تواترت الاخبار بان المہدی من ہذہ الامۃ وان عیسیٰ علیہ السلام یصلی خلفہ الخ (فتح الباری جلد 6 ص 394)

متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اسی امت میں سے ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے

ساتویں حدیث

حضرت عثمان بن ابی العاص (المثنوی 51ھ) سے مرفوع روایت ہے جس

میں یہ الفاظ بھی ہیں

وینزل عیسیٰ بن مریم علیہما السلام عند صلوة الفجر فيقول اميرهم يا روح الله تقدم صل فيقول هذه الامة امراء بعضهم على بعض فيقدم اميرهم فيصلي الحديث (مسند احمد جلد 4 ص 216 متدرک جلد 4 ص 478 وجمع الزوائد جلد 7 ص 342)

اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام فجر کی نماز کے وقت نازل ہوں گے مسلمانوں کے امیر (جو حضرت امام مہدی علیہ السلام ہوں گے) ان سے فرمائیں گے اے روح اللہ آگے بڑھئے اور نماز پڑھائیے وہ ارشاد فرمائیں گے کہ اس امت (محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ و سلام) کے لوگ بعض بعض پر امراء ہیں تو ان کے امیر آگے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ یہ حدیث بھی امام حاکم اور علامہ ہیشمی وغیرہ محدثین کی تصریح کے مطابق صحیح ہے اور اس سے بھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا واضح الفاظ میں نزول اور وقت نزول مذکور ہے کہ فجر کا وقت ہو گا آٹھویں حدیث

حضرت سرہ بن جندب (المثنوی 59ھ) کی طویل اور مرفوع حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دجال لعین کے خروج کے وقت خراب حالات اور مسلمانوں کی پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

فیتزلزلون زلزالاً شديداً فيصبح فيهم عيسى بن مریم علیہما السلام فيهزمه الله تعالى وجنوده

الحديث (متدرک جلد 4 ص 331 قال الحاکم والذہبی علی شرطہما ومند احمد جلد 5 ص 13)

اس وقت لوگوں کے اندر شدید قسم کے زلزلہ کی سی کیفیت ہوگی اور صبح کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے سو اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ دجال اور اس کے لشکروں کو شکست دے گا

حضرت عائشہؓ کی مرفوع روایت میں ہے کہ دجال کے خروج کے وقت بہترین مال اور ذخیرہ وہ قوی جوان ہو گا جو اہل خانہ کو پانی مہیا کر کے پلائے۔

واما الطعام فلیس قالوا فما طعام المؤمنین یومئذ قال التسبیح والتکبیر والتہلیل الحدیث رواہ احمد وابو یعلیٰ ورجالہ رجال الصحیح (مجمع الزوائد جلد 7 ص 335)

خوراک تو بہر حال نہیں ہوگی صحابہؓ نے کہا کہ اس وقت مومنوں کی خوراک کیا ہوگی؟ فرمایا کہ سبحان اللہ اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ (یہی تسبیحات ان کی خوراک ہوگی)

نویں حدیث

آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ (الموتوی 54ھ) فرماتے

ہیں

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصابتان من امتی حررہما (وفی نسخہ احرزہما) اللہ تعالیٰ من النار عصابة تغزو الهند وعصابة تكون مع عیسیٰ بن مریم علیہما السلام (نسائی جلد 2 ص 52 ومند احمد جلد 5 ص 278 ومجمع الزوائد جلد 5 ص 282 رواہ الطبرانی فی الاوسط وسقط تابعیہ والظاهر انه راشد بن سعد وبقیۃ رجالہ ثقات قلت (صفتر) راشد بن سعد قال ابن معین وابوحاتم والعجلیٰ ویعقوب بن شیبۃ والنسائی وابن سعد ثقة

وقال احمد لا بأس به وذكره ابن حبان في الثقات
(تہذیب التہذیب جلد 3 ص 226 ملخصاً)

کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دوزخ کی آگ سے آزاد رکھ کر محفوظ کر دیا ہے ایک وہ جو انڈیا کے مقابلے میں جہاد کرے گا اور دوسرا وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جہاد میں شرکت کرے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ انڈیا کے مظالم سے تنگ آکر اہل اسلام انڈیا سے جہاد کریں گے اور بظاہر اس کا آغاز ہو چکا ہے کہ ہندوستان کے وسیع رقبہ میں پاکستان بننے کے وقت اور اس کے بعد سے اب تک بے پناہ مصائب مسلمانوں پر ہندو ظالموں نے ڈھائے ہیں اور بے شمار کو شہید کیا ہے اور ان سگٹے املاک ضائع کی ہیں اور اس وقت جو ظلم اہل کشمیر پر ہو رہا ہے وہ کس باشعور سے مخفی ہے؟ اگرچہ رضا کارانہ طور پر بعض تنظیمیں جہاد کشمیر میں مصروف ہیں مگر مسلمانوں کی تہین (53) سے زائد بے غیرت حکومتیں خاموشی میں ہی مصلحت سمجھتی ہیں تاکہ ان کا آقا (امریکہ اور اس کے پٹھو) ان سے ناراض نہ ہو جائیں مگر ایک وقت ضرور آئے گا کہ غیرت مند مسلمان انڈیا سے ٹکر لگا کر فاتح ہوں گے
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الهند يغزو
الهند بكم جيش يفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوكهم
مغللين بالسلاسل يغفر الله ذنوبهم فينصرفون حين
ينصرفون فيجدون ابن مريم بالشام اخرجہ نعیم بن
حماد فی کتاب الفتن (کنز العمال جلد 7 ص 267)

آنحضرت ﷺ نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا لشکر انڈیا کے خلاف جہاد کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس لشکر کو انڈیا پر فتح دے گا الحمد للہ تعالیٰ کارگل اور ملحقہ علاقوں میں پاکستان کی فوج اور مجاہدین کو فتح ہوئی مگر

امریکہ کے پٹھو نواز شریف نے وہ شکست میں بدل دی اور ایک وقت آئے گا کہ وہ انڈیا کے حکمرانوں کو ہتھکڑیوں اور زنجیروں میں طوق ڈال کر اور جکڑ کر لائے گا اور اللہ تعالیٰ اس لشکر کے سارے گناہ معاف فرما دے گا جس وقت وہ لشکر کامیابی کے ساتھ واپس لوٹے گا تو اس وقت وہ لشکر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو ملک شام میں دیکھے گا

اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی کی ایک حدیث یوں ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال عصا جبرائیل من امتی علی الحق ظاہرین علی الناس لا یبالون من خالفهم حتی ینزل عیسیٰ بن مریم (تاریخ ابن عساکر جلد 1 ص 245 و کنز العمال جلد 7 ص 268)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم اور لوگوں پر غالب رہے گا اور مخالفت کرنے والوں کی مخالفت کی پرواہ نہیں کرے گا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے۔

یہ وہی گروہ ہو گا جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور نزول تک علم و عمل اور جہاد کے ذریعہ حق پر ڈٹا رہے گا اور یہی گروہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ساتھ دے گا اور اسی گروہ کے افراد بفضلہ تعالیٰ ہر ہر مقام پر کفار سے جہاد کریں گے اور اسی گروہ کے افراد انڈیا سے ٹکریں گے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ

قال وعدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوة الهند فان ادرکتها انفق فیہا نفسی ومالی وان قتلت کنت افضل الشہداء وان رجعت فانا ابوہریرۃ المحرر (نسائی جلد 2 ص 52)

آنحضرت ﷺ نے ہم سے انڈیا کے خلاف جہاد کرنے کا وعدہ کیا ہے اگر میں نے وہ موقع پایا تو میں اپنی جان و مال اس میں خرچ کروں گا اگر میں شہید ہو گیا تو (اس وقت کے) افضل شہداء میں سے ہوں گا اور اگر قتل ہو کر لوٹا تو

میں دوزخ کے عذاب سے رہا کیا ہوا ابو ہریرہؓ ہوں گا۔
 بفضلہ تعالیٰ اس جہاد کا آغاز ہو چکا ہے اور بظاہر اس میں شدت اس
 وقت آئے گی جب انڈیا کی فوجیں مسلمانوں کے حملوں اور جھڑپوں سے تنگ
 آکر سندھ کے علاقہ پر حملہ کریں گی تاکہ کراچی سے لاہور اور پشاور کا رابطہ
 کٹ جائے اور سندھ کے علاقہ میں انڈیا کی ایجنسیاں اور ایجنٹ وافر مقدار میں
 موجود ہیں۔

امام قرطبیؒ (الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی المتوفی
 671ھ) نے تذکرہ میں حضرت غزیفہؓ بن الیمانؓ (المتوفی 35ھ) صاحب
 السرائیہؓ سے طویل حدیث نقل کی ہے جو یہاں سے شروع ہوتی ہے۔
 عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه قال یبدأ
 الخراب فی اطراف الارض الی قوله وخراب السند
 بالہند وخراب الہند بالصین الحدیث (تذکرہ القرطبیؒ
 ص 797 و مختصر التذکرہ لعبد الوہاب الشعرانی ص 158 طبع مصر)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ زمین کے اطراف میں خرابی اور بربادی
 نمودار ہو گی پھر آگے فرمایا سندھ ہندوستان کے ہاتھ سے برباد ہو گا اور
 ہندوستان کی خرابی اور بربادی چین کے ہاتھوں سے ہو گی

اور اسی جہاد ہند کے سلسلہ میں انشاء اللہ العزیز بالآخر انڈیا کے حکمران
 جرنیل اور کمانڈر شکست فاش کھا کر مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوں گے اور
 یہ کاروائی ہو رہی ہو گی اور ادھر شام کے علاقہ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ
 والسلام آسمان سے نازل ہوں گے اور وہاں بغیر اسلام کے اور کوئی مذہب باقی
 نہ رہے گا اور کفار اور بے دینوں کی تمام شرارتیں اور تخریب کاریاں کافور ہو
 جائیں گی اور تمام مظالم ختم ہو جائیں گے۔

ظلمت شب ہی نہیں صبح کی تیور بھی ہے
 زندگی خواب بھی ہے خواب کی تعبیر بھی ہے

انڈیا کے سندھ پر حملہ کرنے کی ظاہری وجہ

اگرچہ انڈیا کشمیر سرحد اور پنجاب وغیرہ علاقوں پر بھی بھرپور حملہ کرے گا مگر اس کا اصل زور سندھ پر صرف ہو گا۔

(۱) ایک تو اس لئے کہ اس کی کوشش ہوگی کہ پاکستان کو بحری راستہ سے بیرونی امداد نہ مل سکے اور کراچی کا راستہ بند ہو جائے۔ (۲) دوسرے اس لئے کہ سندھ میں ہندو اور انڈیا کے ہمنوا مسلمان کھلانے والے ایجنٹ بھی وافر مقدار میں موجود ہیں اور ان کا تعاون مفت میں انڈیا کو حاصل ہے اور ہو گا اور (۳) تیسرے اس لئے کہ سندھ کے علاقہ میں بلند پہاڑ بھی موجود نہیں ہیں بخلاف کشمیر اور سرحد وغیرہ کے کہ بڑے بڑے پہاڑ موجود ہیں اور قدرتی طور پر دفاع کا کام دیتے ہیں اور (۴) چوتھے اس لئے کہ سندھ میں برف نہیں پڑتی اور سردیوں کے موسم میں سردی بھی زیادہ نہیں ہوتی بخلاف سرحد وغیرہ کے پہاڑی علاقوں کے کہ وہاں برف بھی پڑتی ہے اور سردیوں میں سردی بھی زیادہ ہوتی ہے اور ایسے موسم میں لڑائی خاصی دشوار ہوتی ہے اور (۵) پانچویں اس لئے کہ دینی غیرت اور حمیت جتنی سرحد وغیرہ کے علاقہ میں ہے وہ نسبتاً سندھ میں اتنی نہیں وہاں آزاد خیالی اور دینی جمالت زیادہ ہے اور (۶) چھٹے اس لئے کہ کراچی اور سندھ کا علاقہ مالی لحاظ سے بہت مالدار ہے اور امیر آدمی جتنا موت سے ڈرتا ہے غریب آدمی اتنا نہیں ڈرتا اور جس طرح غریب جم کر لڑتا ہے امیر میں وہ جرأت و اخلاص نہیں ہوتا اور (۷) ساتویں اس لئے کہ سرحد کے علاقہ کو تاریخی طور پر شجاعت اور بہادری کا تمغہ حاصل ہے اس لئے ان لوگوں سے نکر لگانا قدرے مشکل کام ہے اور (۸) آٹھویں یہ کہ افغانستان بھی سرحد کے قریب ہے جس کے لوگ جنگ و قتال و جہاد میں مصروف ہیں انڈیا ان کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتا اور نہ اس طرف وہ ڈٹ کر لڑے گا اور نہ لڑ سکتا ہے۔

مشہور مورخ امیر فکیب ارسلان (المعنی 1366ھ) لکھتے ہیں کہ

ولكن المراد هو ذكر العلاقة الشديدة التي بين اسلام

الهند وبلاد الافغان التي منها انحدرو الفائحون المسلمون سواء كانوا من العرب او من العجم او من الترك او من الافغان واثبات ان تلك الجبال كانت لم تنزل على ما يعلوها من الثلوج مستوقد حماسة ومثار حمية و موطن فتوة ومعدن قروسة الخ (الحاضر العالم الاسلامي جلد 2 ص 198 طبع مصر)

اور ليكن مقصد اس شديد اور گہرے تعلق سے ہے جو مسلمانان ہند اور بلاد افغانستان میں ہے اور انہیں علاقوں سے مسلمان فاتح اتر کر آئے ہیں عام اس سے کہ وہ عربی ہوں یا عجمی یا ترکی یا افغانی اور باوجود اس ثبوت کے کہ یہ پہاڑ پہلے بھی اور اب بھی برف سے ڈھانپے رہتے ہیں مگر پھر بھی یہ بہادری کے مینار اور غیرت کے میدان اور جوان مردی کے مقامات اور شہسواری کے معدن ہیں (ان کو سر کرنا آسان کام نہیں ہے)

ان تمام دشواریوں اور مجبوریوں کو پیش نظر رکھ کر انڈیا سارا زور سندھ پر صرف کرے گا گو دوسرے علاقے بھی اس کی زد میں ہوں گے۔

دسویں حدیث

حضرت عبداللہ بن مسعود (المتوفی 32ھ) سے روایت ہے کہ

لما كان اسرى برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لقي ابراهيم و موسى و عيسى فتذاكروا الساعة فبذلوا بابراهيم فسئلوه عنها فلم يكن عنده منها علم ثم سألوا موسى فلم يكن عنده منها علم فرد الحديث الى عيسى بن مريم فقال قد عهد الي فيما دون وجبتها فاما وجبتها فلا يعلمها الا الله فذكر خروج الدجال قال فانزل فاقتله الحديث (ابن ماجه ص 309 واللفظ له و مستدرک جلد 4 ص 488)

قال الحاكم والذهي صحيح و مسند احمد جلد 1 ص 375

جب آنحضرت ﷺ کو اسراء اور معراج پر لے جایا گیا تو آپ کی ملاقات حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی اور ان کی آپس میں گفتگو (قیام) قیامت کے بارے شروع ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا گیا تو ان کے پاس وقت قیامت کا علم نہ تھا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا گیا تو ان کے پاس بھی علم نہ تھا پھر بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹائی گئی انہوں نے فرمایا کہ اس کے قیام کی گھڑی بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں نازل ہو کر دجال کو قتل کروں گا۔

اس صحیح اور صریح روایت سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول اور ان کا دجال کو قتل کرنا ثابت ہے۔

حافظ ابن کثیر یہ حدیث نقل کر کے آخر میں فرماتے ہیں کہ۔

فَهَؤُلَاءِ أَكْبَرُ أَوْلَى الْعِزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِينَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ عِلْمٌ بِوَقْتِ السَّاعَةِ عَلَى التَّعْيِينَ وَإِنَّمَا رَدُّوا إِلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَكَلَّمَ عَلَى أَشْرَاطِهِمَا لِأَنَّهُ يَنْزِلُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأَمَّةِ مُنْفِذًا لِأَحْكَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتُلُ الدَّجَالَ وَيَجْعَلُ اللَّهُ هَلَاكَ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ بِبَرَكَاتِهِ دَعَائِهِ فَاخْبِرْ بَمَا أَعْلَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ (تفسير ابن کثیر جلد 2 ص 273)

سو یہ اکابر اولوا العزم پیغمبر ہیں مگر ان کو بھی علی التعیین قیامت کے وقت کا علم نہیں انہوں نے یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اس لئے لوٹائی کہ وہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں کیونکہ وہ اس امت کے آخر میں نازل ہو کر آنحضرت ﷺ کی شریعت کے احکام نافذ کریں گے اور ان کی دعاء کی برکت سے یأجوج اور مأجوج ہلاک ہوں گے سو جتنا علم اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے اس کی انہوں نے خبر دے دی

یہ دس حدیثیں بطور نمونہ اور مثال کے باحوالہ عرض کر دی گئی ہیں

ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کی بے شمار متواتر اور مرفوع احادیث موجود ہیں اور آثار حضرات صحابہ کرامؓ اور موقوفات تابعینؓ اور تبع تابعینؓ اور اقوال حضرات سلفؓ و خلفؓ اور اجماع امت اس پر مستزاد ہے۔ مگر جن لوگوں کے دلوں پر کفر و الحاد کے تالے لگے ہوئے ہیں ان پر حق کی کسی بات کا اثر نہیں ہوتا وہ اپنے الحاد پر نازاں ہیں۔

رہے نہ اہل خرد تو بے خرد چمکے
فروغِ نفس ہوا عقل کے زوال کے بعد

حضرت امام ترمذیؒ (ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی المتوفی 279ھ) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں دجال لعین کے قتل ہونے کی مرفوع حدیث اپنی سند کے ساتھ حضرت مجتبیٰ بن جاریہ الانصاری سے ان الفاظ سے روایت کرتے ہیں کہ۔

عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال یقتل ابن مریم الدجال بباب لد (ترمذی جلد 2 ص 48)
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام لد (فلسطین میں ایک گاؤں کا نام ہے) کے دروازہ پر دجال لعین کو قتل کریں گے۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں لہذا حدیث صحیحہ وفی الباب عن عمران بن حصین و نافع بن عیینہ و ابی ہریرۃ و حذیفۃ بن اسید و ابی ہریرۃ و کیسان و عثمان بن ابی العاص و جابر و ابی امامۃ و ابن مسعود و عبد اللہ بن عمرو و سمرة بن جندب و النواس بن السمعان و عمرو بن عوف و حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم یعنی اس باب اور اس موضوع میں ان حضرات صحابہ کرامؓ کی احادیث بھی موجود ہیں جن کے نام انہوں نے ذکر کئے ہیں۔

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ۔

ومراده بروایتہ ہولاء ما فیہ ذکر الدجال وقتل عیسیٰ
بن مریم علیہما السلام لہ فاما احادیث الدجال فقط
فکثیرۃ جدًا الخ (تفسیر ابن کثیر جلد 1 ص 582)

امام ترمذی کی مراد یہ ہے کہ ان حضرات صحابہ کرام کی روایات میں
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دجال لعین کو قتل کرنے کا ذکر ہے باقی وہ
احادیث جن میں فقط دجال لعین کا ذکر ہے تو وہ بہت ہی زیادہ ہیں۔

حافظ ابن کثیر پہلے باحوالہ چند احادیث کا تذکرہ کرتے ہیں پھر آگے
فرماتے ہیں کہ۔

فہذہ احادیث متواترۃ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم من روایۃ ابی ہریرۃ وابن مسعود و عثمان
بن ابی العاص وابی امامۃ والنواس بن السمعان
وعبد اللہ بن عمرو بن العاص ومجمع بن جاریۃ وابی
شریحۃ وحذیفۃ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہم وفیہا
دلالۃ واضحۃ علی صفتہ نزولہ ومکانہ من انہ بالشام بل
بدمشق عند المنارۃ الشرقیۃ وان ذلک یکون عند
اقامۃ صلوٰۃ الصبح وقد بنیت فی ہذہ الاعصار فی
سنۃ احدى واربعین وسبع مائۃ للجامع الاموی بیضاء
من حجارۃ منحوتۃ عوضا عن المنارۃ التی ہدمت
بسبب الحریق المنسوب الی صنیع النصرانی علیہم
لعائن اللہ تعالیٰ الی یوم القیمۃ اھ (تفسیر ابن کثیر جلد 1
ص 582 و ص 583)

حضرت ابو ہریرۃ حضرت ابن مسعود حضرت عثمان بن ابی العاص حضرت
ابو امامۃ حضرت نواس بن سمعان حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص حضرت مجمع
بن جاریۃ حضرت ابو شریحہ (یہ کتابت کی غلطی ہے۔ یہ لفظ ابو شریحہ ہے جو

حضرت حذیفہ بن اسید کی کنیت ہے ملاحظہ ہو مسلم جلد 2 ص 393 عن
ابی سیریحہ حذیفہ بن اسید (مقدّر) حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ
عنہم کی آنحضرت ﷺ سے یہ احادیث متواترہ ہیں اور ان میں واضح طور پر
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول اور مکان نزول کی واضح دلالت ہے
کہ شام بلکہ دمشق میں مشرقی مینار پر صبح کی نماز کے وقت ہوگی اور یہ سفید
مینار تراشے ہوئے پتھروں سے اس دور میں 741ھ میں جامع اموی میں بنایا
گیا ہے اس سے قبل وہ مینار تھا جو آگ لگنے کی وجہ سے مسمار کر دیا گیا تھا اور
یہ آگ نصاریٰ جن پر تاقیامت اللہ تعالیٰ کی لگاتار لعنتیں برستی رہیں کی
بدکرداری اور خبث باطن کی طرف منسوب ہے (کہ انہوں نے اسلام کے
خلاف دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے آگ لگائی)

بمّ اللہ تعالیٰ راقم الحروف نے 5 محرم 1393ھ میں حج سے واپسی
کے سفر میں دمشق کے سوق حمیدیہ میں جامع اموی کے مشرقی طرف اپنی
آنکھوں سے یہ سفید مینار دیکھا ہے۔
اور حافظ ابن کثیرؒ ہی دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ۔

وقد تواترت الاحادیث عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم انه اخبر بنزول عیسیٰ بن مریم علیہما
السلام قبل یوم القيامة اماماً عادلاً و حکماً مقسطاً
(تفسیر ابن کثیر جلد 4 ص 132" 133)

بلاشبہ آنحضرت ﷺ سے متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ آپ نے
قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے امام عادل اور
منصف حاکم ہو کر نازل ہونے کی خبر دی ہے۔

ان حوالوں سے بھی صاف طور پر واضح ہوا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم
علیہما الصلوٰۃ والسلام کا نزول احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور اسی پیش نظر
رسالہ میں باحوالہ یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ متواتر حدیث کا انکار کفر ہے۔
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول کے بعد چالیس سال

حکومت کریں گے اور وفات پائیں گے

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد چالیس سال تک عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے اور حج و عمرہ بھی کریں گے اس کے بعد پھر ان کی وفات ہوگی اور اہل اسلام ان کا جنازہ پڑھیں گے اور پھر مدینہ طیبہ میں روضہ اقدس میں دفن ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ۔

وانه يكسر الصليب ويقتل الخنزير ويفيض المال حتي يهلك الله في زمانه الملل كلها غير الاسلام وحتي يهلك الله في زمانه المسيح الضلال الا عور الكذاب وتقع الامنة في الارض حتي يرعى الاسد مع الابل والنمر مع البقر والذباب مع الغنم ويلعب الصبيان بالحيات ولا يعرض بعضهم بعضا ثم يبقى في الارض اربعين سنة ثم يموت ويصلى عليه المسلمون ويدفنونه (ابو داؤد الطيالسي ص 335 واللفظ له والمستدرک جلد 2 ص 595 قتل الحاکم والذہبی صحیح وقل الحافظ فی الفتح جلد 2 ص 238 وفی مجمع الزوائد جلد 8 ص 205 ينزل ابن مريم فيمكث في الناس اربعين سنة رواه الطبراني في الاوسط ورجاله ثقات)

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام (آسمان سے نازل ہونے کے بعد) صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور مال وافر طور پر تقسیم کریں گے یہاں تک کہ اسلام کے بغیر ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ تمام مذاہب کو ختم کر دے گا اور انہیں کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ مسیح ضلالت کانے کذاب (دجال) کو ہلاک کرے گا اور زمین میں امن و امان واقع ہو گا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑیے بھیڑ بکریوں کے ساتھ چریں

گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلے گئے اور ان میں سے کوئی کسی کو ضرر نہیں دے گا پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین میں چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور اہل اسلام ان کا جنازہ پڑھیں گے اور پھر ان کو دفن کریں گے۔

اس صحیح حدیث سے بھی یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابھی تک وفات نہیں ہوئی اور نہ مسلمانوں نے ان کا جنازہ پڑھا ہے اور نہ وہ دفن کئے گئے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حج اور عمرہ کرنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد حج اور عمرہ کریں گے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ۔

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لیہلن ابن مریم بفتح الروحاء حاجا او معتمرا او لیثنیہما (مسلم جلد 1 ص 408)

بے شک آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام ضرور حج روحاء کے مقام پر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے احرام باندھیں گے۔

حج روحاء مدینہ طیبہ سے تقریباً چھ میل دور ایک مقام ہے جیسے ذوالحلیفہ اور آج کل بئر علیؓ چھ میل دور ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے۔

یقول قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیہبطن عیسیٰ بن مریم حکماً عدلاً حاجاً او یثنیہما ولیأتین قبری حتیٰ یسلم علی ولا ردن علیہ یقول ابو ہریرہ ای بنی اخی ان رائیتموہ فقولوا ابو ہریرہ ینقرئک السلام متدرک

جلد 2 ص 595 قال الحاكم والذہبی صحیح

وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ ضرور بضرور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حاکم عادل اور منصف امام ہو کر نازل ہوں گے اور البتہ ضرور میری قبر پر آئیں گے اور مجھے سلام کریں گے اور میں ضرور ان کے سلام کا جواب لوٹاؤں گا حضرت ابو ہریرہؓ نے (شاگردوں سے) فرمایا اے میرے بھتیجیو اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھو تو کہہ کرنا کہ ابو ہریرہؓ آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

ان روایات میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حج اور عمرہ کرنا اور جس میقات (ج) سے احرام باندھیں گے اس کا پھر آنحضرت ﷺ کی قبر اطہر پر سلام کہنے اور پھر آپ ﷺ کے جواب دینے کا نہایت ہی تاکید الفاظ سے بیان ہوا ہے مزید برآں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھو اور ان سے شرف ملاقات حاصل کرو تو میری طرف سے میرا نام لے کر عرض کرنا کہ حضرت! ابو ہریرہؓ نے ہماری وساطت سے آپ سے سلام عرض کیا ہے یہ تمام امور واضح ہیں۔

نزل من السماء

بعض سطحی ذہن کے منہ پھٹ قادیانی یوں کج بحثی کیا کرتے ہیں کہ اول تو ہم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع حیات اور نزول کو تسلیم ہی نہیں کرتے اور اگر نزول تسلیم بھی کر لیں تو آسمان سے ان کا نزول کہاں سے ثابت ہے؟ اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ کسی بھی صحیح احادیث میں من السماء کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔

الجواب

یہ ایک نہایت ہی کمزور اور ضعیف سوال ہے اور یقیناً مردود ہے اولاً تو اس لئے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی پہاڑ یا ٹیلے یا درخت یا کسی بلند مکان کی چھت وغیرہ پر چڑھایا اور اٹھایا گیا ہو تو ان کا نزول بھی وہاں سے ہو گا مگر بالکل واضح محکم اور روشن حوالوں سے پہلے بیان ہو چکا ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ جسم مبارک کے ساتھ آسمان پر اٹھایا گیا ہے اِلٰی السماء کے الفاظ صراحت سے مذکور ہیں تو وہ نازل بھی وہیں سے ہوں گے جہاں ان کو اٹھایا گیا تھا اس پر نقلی اور عقلی طور پر کیا اشکال ہو سکتا ہے؟ وثبتا اس لئے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی صحیح صریح اور مرفوع حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم الحدیث (کتاب الاسماء والصفات للسیفی ص 301)

تمہارا کیسا (مبارک) حال ہو گا جبکہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام تم میں آسمان سے نازل ہوں گے۔

یہ اور علامۃ نور الدین ہیشمیؒ (استاد حافظ ابن حجر المتوفی 807ھ) حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت یوں نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ۔

ثم ينزل عيسى بن مريم صلى الله تعالى عليه وسلم من السماء فيوم الناس الحديث (قل الهي رواه البرزورجيه رجال الصحيح غير علي بن المنذر وهو ثقة مجمع الزوائد جلد 7 ص 349)

پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام آسمان سے نازل ہوں گے اور لوگوں کو امامت کرائیں گے الخ۔ اس حدیث کو امام بزارؒ نے (مسند میں) روایت کیا ہے اس کے تمام راوی بخاری شریف کے راوی ہیں بغیر علی بن المنذر کے مگر وہ بھی ثقہ ہیں۔

علی بن المنذر کو امام ابو حاتم صدوق اور ثقہ امام نسائی و امام بن نمیر ثقہ اور صدوق اور امام دار قطنی اور محدث مسلم بن القاسم لا باس بہ کہتے ہیں اور امام ابن حبان ان کو ثقات میں بیان کرتے ہیں (تہذیب التہذیب جلد 7 ص 386 محصلہ)

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث ہے کہ
قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عند ذلك

ينزل اخى عيسى بن مريم عليهما السلام من السماء
الحديث (كنز العمال جلد 7 ص 268) و منتخب كنز بر حاشيه مسند احمد جلد 6
ص 56)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت (جبکہ دجال کے خروج کی وجہ
سے افراتفری ہوگی) میرے (دینی اور نبی ہونے میں) بھائی حضرت عیسیٰ بن
مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔

ان صحیح روایات سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان
سے نازل ہونا ثابت ہے اور نازل ہو کر دجال لعین کو قتل کریں گے اور یہود و
نصارى کا صفایا کریں گے اور چالیس سال تک حکمرانی کریں گے اور قرآن
و حدیث کے مطابق عدل و انصاف سے حکومت کریں گے جن کے مبارک دور
میں شیر اور چیتے ریچھ اور بھیڑے وغیرہ موذی اور وحشی درندے بھیڑ اور
بکریوں کے ساتھ چریں گے مگر کوئی کسی کو ضرر نہیں دے گا اور نہ ڈرے گا
جیسا کہ بیان ہو چکا ہے وراثت اس لئے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے جبکہ
مغوی حکیم نور الدین بھیروی ملحد کی گرفت میں پوری طرح نہیں آیا تھا اپنی
کتابوں میں واضح طور پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نازل
ہونا تسلیم کیا ہے ملاحظہ ہو۔

(لا يعلمون ان المسيح ينزل من السماء بجميع علومه
ولا يأخذ شيئاً من الارض ما لهم لا يشعرون) آئینہ کلمات
اسلام ص 336 مؤلفہ مرزا غلام احمد

کیا وہ لوگ نہیں جانتے کہ بے شک مسیح علیہ السلام اپنے تمام علوم کے
ساتھ آسمان سے نازل ہوں گے اور زمین میں (کسی شخص سے) کوئی شے
(علم) حاصل نہیں کریں گے۔

اس عبارت میں صریح الفاظ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
آسمان سے نازل ہونے کا ذکر ہے۔

(۲) مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح

(علیہ السلام) جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہو گا (ازالہ اوہام ص 81)

ہمارے پیش نظر مسلم شریف کا جو نسخہ ہے اس میں من السماء کا لفظ مذکور نہیں باقی طویل روایت مسلم جلد 2 ص 401 میں مذکور ہے اور مرزا صاحب چونکہ (جعلی) نبی ہیں اس لئے ان کے پاس ضرور مسلم شریف کا کوئی ایسا نسخہ ہو گا جس میں من السماء کے الفاظ ہوں گے۔
(۳) مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ۔

حج الکرامۃ ص 418 میں ابن واطیل وغیرہ سے روایت لکھی ہے کہ حضرت صبح (علیہ السلام) عصر کے وقت آسمان پر سے نازل ہوں گے (تحفہ گولڑویہ 184)

یہ تین حوالے ہم نے مرزا غلام احمد قادیانی کے نقل کئے ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کی تصریح ہے اور اپنے اقرار اور بیان سے بڑھ کر آدمی کے لئے اور کیا حجت ملزمہ ہو سکتی ہے۔ صحیح احادیث کے پیش نظر جن کا ذکر اسی پیش نظر کتاب میں باحوالہ ہو چکا ہے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول عصر نہیں بلکہ بوقت صبح صلوٰۃ صبح ہو گا کما مر اور حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ۔

وان ذالک عند اقامة صلوٰۃ الصبح (تفسیر ابن کثیر جلد 1 ص 583)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول صبح کی نماز کی اقامت کے وقت ہو گا۔

اور انجیل مقدس بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر اٹھائے جانے اور ان کی آمد اور نزول من السماء کا سبق دیتی ہے اور عیسائی ان کی آمد کے منتظر ہیں

قارئین کرام نے خاصی اور باحوالہ تفصیل کے ساتھ اہل اسلام کا پختہ عقیدہ اور نظریہ ملاحظہ کر لیا ہے کہ وہ قرآن کریم احادیث متواترہ اور امت

مسلّمہ کے اجماع اور اتفاق کے روشن دلائل اور براہین کی بنا پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زندہ جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے جانے اور وہاں ان کی حیات اور پھر قیامت سے قبل آسمان سے زمین پر نازل ہو کر دجال یہود و نصاریٰ اور باقی کفار کا صفایا کرنے صرف اور صرف اسلام کا نفاذ کرنے اور چالیس سال تک زندہ رہ کر حکمرانی کرنے اور شادی کرنے اور حج اور عمرہ کرنے پھر ان کی وفات ہونے اور اہل اسلام کے ان کا جنازہ پڑھانے اور روضہ اقدس میں ان کو دفن کرنے پر متفق ہیں اور انجیل مقدس کے اسی درس کے پیش نظر عیسائی بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر اٹھائے جانے اور پھر اس سے نزول اور ان کی آمد کے قائل اور منتظر ہیں۔ (۱) چنانچہ رسولوں کے اعمال باب ۱ آیت ۱۱ میں ہے یہی یسوع مسیح جو تمہارے پاس سے آسمانوں پر اٹھایا گیا اسی طرح پھر آئے گا جس طرح تم نے اس کو آسمان پر جلتے دیکھا ہے۔ مرزا صاحب ارتداد کے بعد مسلمانوں پر طنز کرتے ہوئے لکھتا ہے جناب نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں عیسائیوں کا یہی عقیدہ تھا کہ در حقیقت مسیح بن مریم ہی دوبارہ دنیا میں آئیں گے (روحانی خزائن جلد 3 ص 318 بحوالہ ازالہ اوہام)

(۲) اور فلسیوں کے نام پولس رسول کے خط باب 3 آیت 20 میں ہے ”مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم ایک منجی یعنی خداوند یسوع مسیح کے وہاں سے آنے کے انتظار میں ہیں“ خط کشیدہ الفاظ سے بالکل واضح اور عیاں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر ہیں اور عیسائی بھی ان کے آسمان سے آنے اور نازل ہونے کی انتظار میں ہیں اس سے بڑھ کر ان کے لئے اور کیا ثبوت درکار ہے۔

بفضلہ تعالیٰ ہم نے ان پر اتمام حجت کے لئے انہی کی کتاب کا واضح حوالہ پیش کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو تسلیم کرنے کی توفیق بخشے۔
خدا یا جذبہ دل کی مگر تاثیر الٰہی ہے
کہ جتنا کھینچتا ہوں اور کھینچتا جائے ہے مجھ سے

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شادی خانہ آبادی
 جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان پر اٹھایا گیا تو ان کی عمر
 تینتیس سال یا ایک سو بیس سال تھی (فتح الباری جلد 6 ص 493) اور
 ان نکاح نہیں ہوا تھا جب زمین پر نازل ہوں گے تو ان کی شادی اور نکاح بھی
 ہو گا اور اولاد بھی ہو گی حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسیٰ
 بن مریم علیہما السلام الی الارض فیتزوج ویولد له
 ویمکت خمسا واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی
 فی قبری فاقوم انا وعیسیٰ بن مریم علیہما السلام
 فی قبر واحد بین ابی بکر وعمرؓ رواہ ابن الجوزی فی
 کتاب الوفاء (مشکوٰۃ جلد 2 ص 480 ووفاء الوفاء للسمودی جلد 1
 ص 307 ومواہب اللدنیہ للقسطلانی جلد 2 ص 382 والزرقلی علی المواہب
 اللدنیہ جلد 8 ص 296)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام
 زمین پر نازل ہوں گے پھر شادی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہو گی اور
 پینتالیس سال (صحیح چالیس سال ہے جیسا کہ دوسری صریح و صحیح احادیث سے
 ثابت ہے) رہیں گے پھر ان کی وفات ہو گی اور میرے ساتھ میرے مقبرے
 میں دفن کئے جائیں گے پھر قیامت کے دن میں اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ
 والسلام ایک ہی مقبرے سے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان کھڑے
 ہوں گے۔

مرقات جلد 10 ص 233 میں ہے فی قبر واحدای من قبر
 واحد قاموس اور مغنی اللیب میں ہے کہ فی من کے معنی آتا ہے۔
 قبری سے آنحضرت ﷺ کا مقبرہ اور روضہ مبارکہ مراد ہے (مرقات
 ص 233 ای فی مقبرتی الخ علامۃ عبد الوہاب شمرانیؒ فرماتے ہیں کہ

ویدفن عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی روضتہ الخ
 حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ کے روضہ میں دفن کیا جائے گا (مختصر تذکرۃ القریٰ ص 157 طبع مصر)
 علامہ مقریزیؒ نے روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے وفد جذام (جو ازد قبیلہ کی شاخ ہے) کو خطاب فرمایا ولا تقوم الساعة حتی یتزوج فیکم المسیح ویولد لہ اور قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل نہ ہوں وہ نازل ہو کر تمہارے خاندان کی ایک بی بی سے نکاح نہ کریں اور نکاح کے بعد ان کی اولاد بھی نہ ہو جائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد عرب کے مشہور قبیلہ ازد (اور حرف یا کے ساتھ بھی آجاتا ہے یزد) کی ایک خاتون سے نکاح کریں گے اور شادی کے بعد انیس سال تک زندہ رہیں گے (القریح ص 245 فتح الباری جلد 6 ص 493) علامۃ السفارؒیؒ لوامع الانوار البہیۃ وسواطع الاسرار الاثریۃ لشرح الدرۃ المضیۃ فی عقد الفرقۃ المرضیۃ جلد 2 ص 98 طبع جدۃ میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد یزد قبیلہ کی ایک خاتون سے نکاح کریں گے اور ان کے دو لڑکے پیدا ہوں گے ایک کا نام موسیٰ اور دوسرے کا نام محمد رکھیں گے۔ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تورات کے مصدق تھے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی تھی اس نسبت سے ایک بیٹے کا نام موسیٰ رکھیں گے اور آسمان سے نازل ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ کی شریعت اسلام کو نافذ کریں گے اس لحاظ سے دوسرے لڑکے کا نام محمد رکھیں گے کیا ہی خوش بخت ہوں گے وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک دور ایں کی اصلاحی کاروائیوں کو دیکھیں گے اور خوش ہوں گے۔

ہوئیں مدتیں کہ خبر نہیں کوئی دید ہے نہ شنید ہے
اسی خوش نصیب کی عید ہے جسے تیری دید نصیب ہے

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان سے نزول کی حکمتیں
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع الی السماء اور پھر زمین پر نازل
ہونے کی علت تو اللہ تعالیٰ کا حکم اور امر ہے وہ جو چاہے کرتا ہے کیونکہ وہ
فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ہے اور ان کے نزول الی الارض کی حکمتیں حضرات
محدثین کرامؑ اور علماء اسلام نے کئی بیان کی ہیں حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں۔

قال العلماء الحکمة فی نزول عیسیٰ دون غیرہ من
الانبیاء الرد علی الیہود فی زعمہم انہم قتلوه فبین اللہ
تعالیٰ کذبہم وانہ الذی یقتلہم او نزولہ لدنوا اجلہ لیدفن
فی الارض اذ لیس مخلوق من التراب ان یموت فی
غیرہا وقیل انہ دعا اللہ تعالیٰ لما رأى صفة محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامتہ ان یجعله منهم
فاستجاب اللہ تعالیٰ دعاؤہ وابقاہ حتی ینزل فی
آخر الزمان مجددا لامر الاسلام فیوافق خروج
الدجال فیقتلہ والاول اوجہ فتح الباری جلد 6 ص 493

علماء فرماتے ہیں کہ دیگر حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا
صرف حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کی کئی حکمتیں لکھی گئیں
ہیں (۱) یہود کے اس گمان کا رد کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو قتل کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے یہود کا جھوٹ واضح کر دیا کہ وہ قاتل نہیں بلکہ
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے قاتل ہوں گے یا (۲) اس لئے کہ جب
ان کی وفات کا وقت قریب آئے گا تو نازل ہوں گے کیونکہ ترابی مخلوق زمین
ہی میں دفن ہوتی ہے اور وہ زمین ہی میں فوت ہوتی ہے اور (۳) یہ بھی کہا گیا
ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت ﷺ اور آپ کی امت

کے حالات دیکھے تو اللہ تعالیٰ سے دعاء کی کہ اے اللہ! مجھے اسی امت میں اٹھا
 اللہ تعالیٰ نے ان کو دعاء قبول فرمائی اور ان کو زندہ رکھا آخر زمانہ میں جب دجال
 خارج ہو گا تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہو کر دجال کو قتل کریں
 گے اور مذہب اسلام کی تجدید (واحياء) کریں گے پہلی توجیہ زیادہ بہتر ہے۔
 یہ تین حکمتیں تو آپ دیکھ چکے ہیں اس کے علاوہ اور حکمتیں بھی علماء
 اسلام نے بیان کی ہیں مثلاً۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں یا اس جہان میں تمام حضرات انبیاء کرام
 علیہم الصلوٰۃ والسلام سے عہد و مشاق لیا تھا کہ تمہارے بعد ایک پیغمبر آئے
 گا (حرف ثم کے ساتھ ذکر فرمایا) تم جَاءَ كُمْ رَسُولٌ تم ضرور اس پر ایمان
 لانا اور ان کی مدد کرنا تمام پیغمبروں نے اس کا عہد و اقرار کیا اور وہ رسول جو
 سب سے بعد آئے حضرت محمد ﷺ ہیں اور عربی کا مشہور مقولہ ہے کہ مالا
 یدرک کله لا یتدرک کله اور تمام حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ
 والسلام کا دنیوی زندگی کے لحاظ سے زندہ رکھنا اور پھر سب کا دنیا میں آنا حکمت
 خداوندی کے مطابق نہ تھا اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس
 نے زندہ رکھا اور وہ نازل ہو کر آنحضرت ﷺ کے دین اور شریعت کی نصرت
 کریں گے اور حکم ہو کر نازل ہوں گے والْحُكْمُ يَكُونُ مِنَ
 الطَّرَفَيْنِ وَلَوْ كَانَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا شُبَّةَ الْأَمْرِ
 الخ (عقیدۃ الاسلام ص 20) اور ثالث طرفین سے ہوتا ہے اگر اس امت سے
 ہوتا تو معاملہ مشتبہ ہو جاتا۔ اور وہ کفر کو مٹا کر اسلام کو خوب خوب پھیلائیں
 گے اس لئے ان کا نزول و آمد ضروری ہے (عقیدۃ الاسلام ص 19 مصلہ)

(۵) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ
 قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (پ 3 آل عمران 6)

بے شک عیسیٰ علیہ السلام کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک جیسے مثال ہے
 حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدا کیا اس کو مٹی سے پھر کہا اس کو ہو جا

سو وہ ہو گیا۔

اس میں ایک تشبیہ تو عبارت النص کے طور پر ہے وہ یہ کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بغیر ماں اور باپ کے مٹی سے پیدا کیا اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بغیر باپ کے پیدا کر کے اپنی قدرت بتائی اس میں غریب کی اغرب (غریب تر) سے تشبیہ ہے اور دوسری تشبیہ دلالت النص کے طور پر ہے وہ یہ کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام مرد تھے ان کی پہلی سے اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا کیا اور حضرت مریم علیہا السلام عورت تھی اور ان سے اللہ تعالیٰ نے مرد حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا اِنْ مَثَلٌ عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ آدَمَ اور تیسری تشبیہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دنیا کا آغاز کیا اور ان کو زمین پر پیدا کر کے آسمانوں کے اوپر جنت میں اٹھایا پھر زمین پر نازل کیا عرصہ تک وہ زندہ رہے پھر ان کی وفات ہوئی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زمین پر پیدا کیا اور پھر آسمان پر اٹھالیا پھر ان کو زمین پر نازل کر کے نظام دنیا کو ختم کر دے گا تو ایک غریب تر شخصیت سے دنیا کا آغاز اور ابتداء ہوئی وہ بھی صعود اور صبوط کی صفت سے متصف ہوئی اور دوسری غریب شخصیت سے دنیا کا اختتام ہو گا اور وہ بھی صفت صعود و صبوط سے متصف ہو گی اِنْ مَثَلٌ عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ آدَمَ مشہور ہے کہ اول با آخر نسبت سے وارد (ملاحظہ ہو عقیدۃ الاسلام ص 30) فی حیات عیسیٰ علیہ السلام لمولانا محمد انور شاہ کشمیری

(۶) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لقب بھی مسیح ہے (اس کا مجرد مادہ مسح ہے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مادر زاد اندھوں کی آنکھوں اور برص والے بیماروں کے بدنوں پر ہاتھ پھیرتے اور مسح کرتے تو باذن اللہ تعالیٰ ان کو شفاء حاصل ہو جاتی اور ایسے پچاس ہزار افراد کو بشرط ایمان شفاء حاصل ہوئی (جلالین ص 51) اور یا مسیح اسم فاعل کے معنی میں ہے (ما مسح) اور دجال کا لقب بھی مسیح ہے (ایک تو یہ وجہ ہے کہ اس کا مجرد بھی مسح ہے

لیکن یہاں مسیح مسح کے معنی میں ہے یعنی بصیغہ اسم مفعول ای
 ممسوح عینہ الیمنی یعنی اس کی دائیں آنکھ کا نور مسح کیا ہوا ہے
 اور اعمور اور کانا ہے اور یا یہ کہ اس کا مجرد مادہ ساح یسیح ہے اور مسیح
 کا معنی سیاحت کرنے والا اور زمین میں گھومنے والا۔ بغیر چار مقامات کے دجال
 لعین کے نپاک قدم ساری زمین پر پڑیں گے وہ چار مقامات یہ ہیں مکہ مکرمہ
 مدینہ منورہ بیت المقدس اور جبل طور (مجمع الزوائد جلد 7 ص 343) اور
 چونکہ دجال لعین مسیح ضلالت ہے اور گمراہی پھیلانے کے لئے زمین میں
 خروج کرے گا اور اس کی مرمت ٹھکانی اور قتل کرنے کے لئے مسیح ہدایت
 حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا ضروری ہے کیونکہ وبضدھا
 تبیین الاشیاء (تعلیمات اسلام اور مسیح اقوام ص 222 مؤلفہ حضرت
 مولانا قاری محمد طیب صاحب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند)

(۷) آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہونے کے ساتھ خاتم الکملات بھی ہیں
 مخلوق کے کسی اعلیٰ فرد کے لئے جتنی خوبیاں اور اوصاف حسنہ ہو سکتے ہیں وہ
 اللہ تعالیٰ نے آپ میں جمع کر دیئے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 خاتم الفسادات ہیں ان کے نزول کے بعد دجال کا فتنہ ختم ہو گا یہود و نصاریٰ
 وغیرہم کفار کی شرارتیں ملیا میٹ ہو جائیں گی یا جوج و مأجوج نیست نابود ہو
 جائیں گے الغرض ہر قسم کے فتنے اور فسادات مٹ جائیں گے اس لئے خاتم
 الکملات کے بعد خاتم الفسادات کا آنا ایک فطری امر ہے (محملہ تعلیمات اسلام
 ص 223)

(۸) آخری دور میں نصرانیت اور عیسائیت سائنسی ترقی کے زور پر اپنے
 عروج پر ہو گی جس کے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں قطعاً
 غلط اور باطل نظریات ہیں کہ مثلاً وہ ابن اللہ ہیں یا ثالث ثلاثہ ہیں یا اللہ تعالیٰ
 کی ذات ان میں حلول کئے ہوئے ہے اور اس قسم کی دیگر خرافات میں مبتلاء
 ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہو کر نہ صرف یہ کہ ان کے باطل
 نظریات کا ازالہ فرمائیں گے بلکہ ان کو قتل کے ان کے نپاک وجود سے اللہ

تعالیٰ کی زمین کو پاک کریں گے اس لئے ان کا آنا ضروری ہے (مصلہ تعلیمات اسلام ص 223)

(۹) بعض محققین یہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

اربع من سنن المرسلین الحیاء والتعطر والنکاح
والسواک (حم ت هب) عن ابی ایوب ح (الجامع الصغیر فی
احادیث البشیر والنذیر جلد 1 ص 37 للسوطی طبع مصر)

چار چیزیں تمام پیغمبروں کی مشترک سنتیں ہیں حیاء۔ خوشبو لگانا۔ نکاح
کرنا۔ اور مسواک کرنا۔ یہ روایت حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے مسند احمد
ترمذی اور شعب الایمان بیہقی (وغیرہ) میں ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

اصول کا قاعدہ ہے کہ جب صیغہ جمع پر الف و لام داخل ہو تو جمعیت کا
معنی باطل ہو جاتا ہے اور استغراق کا فائدہ دیتا ہے (ملاحظہ ہو نبراس ص 15)
المرسلین جمع کا صیغہ ہے اور اس پر الف و لام داخل ہے لہذا قاعدہ کے
مطابق اس کے معنی تمام پیغمبر ہوں گے اور حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
چونکہ سَيِّدًا وَحَصُوْرًا کی نص قطعی کی وجہ سے مستثنیٰ ہیں لہذا باقی تمام
پیغمبر نکاح کی سنت میں مشترک ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
ابھی تک شادی نہیں کی اس لئے ان کا نازل ہو کر شادی کرنا اس حدیث کی رو
سے ثابت ہے۔

(۱۰) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا اولی
الناس بعیسیٰ بن مریم فی الدنیا والآخرۃ الحدیث
(بخاری جلد 1 ص 490)

کہ میں نے تمام لوگوں سے دنیا اور آخرت میں حضرت عیسیٰ بن مریم
علیہما الصلوٰۃ والسلام کے قریب ہوں۔ ایک اور روایت میں ہے۔

ألا ان عیسیٰ بن مریم علیہما السلام لیس بینی
وبینہ نبی ولا رسول ألا انه خلیفتی فی امتی من بعدی

الحديث (مجمع الزوائد جلد 8 ص 205)

خبردار بے شک میرے اور عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے درمیان اور کوئی نبی اور رسول نہیں آیا واضح ہو کہ بے شک وہ میرے بعد میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت ﷺ کی آمد کی وَ مَبَشِّرَ اَكْبَرَ سُوْلٍ يَّا ثِيَّبِيْ مِنْ بَعْدِي اِسْمُهُ اَحْمَدُ کے مبارک الفاظ سے بشارت دی تھی اور مخلوق کو آپ کی تصدیق اور اتباع کی دعوت بھی دی تھی اس لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپ ﷺ کا گہرا تعلق ہے لہذا ان کا آنا اور آسمان سے نازل ہونا اور آپ کا خلیفہ اور نائب ہونا ضروری ہے (محملہ مع تغییر ہائش التصریح بما تواتر فی نزول المسيح ص 94) تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ

الباب الثالث

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر غلط استدلال اور اس کا رد

قارئین کرام پوری تفصیل کے ساتھ پڑھ چکے ہیں کہ قرآن کریم احادیث متواترہ اور اجماع امت کے قطعی اور یقینی دلائل اور براہین سے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رفع الی السماء ان کی حیات اور نزول الی الارض ثابت ہے۔ اب اس باب میں آپ بعض کم فہم کج بحث ضدی اور نہایت ہی سطحی ذہن رکھنے والے ملاحظہ اور زناوہ کا استدلال اور اس کا رد بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ تقابل سے ہی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يُعِيسِي ابْنِي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ (الآیہ 3 آل عمران 6)

اور جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ (علیہ السلام) میں تجھے پورا لینے والا ہوں اور اپنی طرف (آسمان پر) اٹھانے والا ہوں۔

ملاحظہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی اس نص قطعی میں مُتَوَفِّيكَ کا جملہ ہے اور اس کا معنی وفات ہے اور مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے وفات دیتا ہوں اور تجھے (یعنی تیری روح کو) اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور یہ طہرین کہتے ہیں کہ اس کا معنی ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کیا ہے چنانچہ بخاری جلد 2 ص 665 میں ہے کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں مُتَوَفِّيكَ ای مُمِيتُكَ تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات قطعی طور پر ثابت ہے۔

الجواب

ان ملحدین کا یہ استدلال قطعاً باطل اور یقیناً مروجہ ہے اولاً اس لئے کہ متوفیک کا مجرد مادہ وفات نہیں بلکہ وفی ہے اس کے معنی عربی لغت میں پورا پورا دینے اور لینے کے ہیں۔ وفاء ایفاء اور استیفاء اسی معنی کے لئے بولے جاتے ہیں اور الکریم اذا وعد وفی مشہور محاورہ ہے تمام کتب عربی زبان کی اس پر شاہد ہیں اور چونکہ موت کے وقت بھی انسان اپنی اجل اور مقدر عمر پوری کر لیتا ہے اور اس کی روح واپس لے لی جاتی ہے اس مناسبت سے یہ لفظ بطور مجاز کے موت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے نیند کے لئے یہ لفظ مجازاً استعمال ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ (الأنعام 7)

اور وہ ہی ہے کہ (سلا کر) قبضہ میں لے لیتا ہے تم کو رات میں اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو دن میں۔

اس آیت کریمہ میں توفی کا لفظ مجازاً نیند پر اطلاق ہوا ہے اور مشہور ہے المجاز قنطرة الحقيقة کہ مجاز حقیقت کا پل ہے جب راستہ بالکل ہموار اور سڑک بالکل سیدھی ہو تو اس پر پل بنانا اور پھر اس کو عبور کرنا صرف احمقوں اور دیوانوں کا کام ہے عقلمندوں کا نہیں اور جب یہ مزید کے ابواب میں استعمال ہوتا ہے تو مجرد کے معنی کو ملحوظ رکھا جاتا ہے نظر انداز نہیں کیا جاتا مثلاً جب یہ باب افعال میں آتا ہے اوفانی فلان در اہمی تو معنی یہ ہوتا ہے کہ فلاں نے میرے در اہم مجھے پورے پورے دے دیئے اور جب باب تفعیل میں آتا ہے وفی یوفی توفیۃ تو اس کا معنی پورا پورا دینے کا ہوتا ہے اور قرآن کریم میں متعدد مقامات میں اس باب (تفعیل) میں یہ استعمال ہوا ہے۔

۱۔ جس رکوع میں مُتَوَفِّيكَ کا جملہ موجود ہے اسی رکوع میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں فَيُوفِّيهِمْ أَجْوَرَهُمْ (الآیۃ) (پ 3 آل عمران 6) یعنی اللہ تعالیٰ ان کو پورا پورا بدلہ اور حق دے گا اور دوسرے مقامات میں ہے۔

۲۔ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ (الآیۃ) (پ 24 الزمر 8) اور ہر نفس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

۳۔ فَوَفَّاهُ حِسَابًا (پ 18 النور 5) پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا پورا حساب پہنچا دیا۔

۴۔ وَلَيُوفِّيهِمْ أَعْمَالُهُمْ (پ 26 الاحقاف) اور تاکہ ان کے اعمال کا ان کو پورا پورا بدلہ دے۔

۵۔ وَإِنَّمَا تُؤَفَّفُونَ أَجْوَرَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (پ 4 آل عمران 19) اور پختہ بات ہے کہ تم کو تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ قیامت کے دن دیا جائے گا۔

۶۔ فَيُوفِّيهِمْ أَجْوَرَهُمْ (الآیۃ) (پ 6 النساء 24) پس ان کو ان کا پورا پورا بدلہ اور ثواب دے گا۔

ان تمام مقامات پہ لفظ باب تفعیل میں استعمال ہوا ہے اور اس میں پورا پورا دینے کا مفہوم اور معنی شامل ہے اور یہ لفظ جب باب تفعیل میں آئے تو اس کا مصدر توفی آتا ہے اور اس کا معنی پورا پورا قبض کرنا اور پورا پورا وصول کرنا اور پورا پورا لینا ہوتا ہے اسی حقیقی معنی کو ملحوظ رکھ کر مفسرین کرامؒ یہ معنی کرتے ہیں۔

(۱) امام فخرالدین محمد بن عمر الرازی (المتوفی 606ھ) فرماتے ہیں کہ۔

ان التوفی هو القبض يقال وفانی فلان دراهمی واوفانی وتوفیتها منه الخ (تفسیر کبیر جلد 8 ص 72)

توفی کا معنی وصول کرنا ہے محاورہ ہے کہ فلاں نے مجھے میرے دراہم

پورے پورے دیئے اور میں نے اس سے اپنے دراہم پورے پورے وصول کئے۔

اور اسی لغوی معنی کو جو توفی کا حقیقی اور اصلی معنی ہے پیش نظر رکھ کر متوفیک کی امام رازیؒ یہ تفسیر کرتے ہیں کہ۔

ان التوفی اخذ الشی وافیاً ولما علم اللہ تعالیٰ ان من الناس من یخطر ببالہ ان الذی رفعہ اللہ تعالیٰ ہو روحہ لا جسدہ ذکر لہذا الکلام لیدل علیٰ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع بتمامہ الی السماء بروحہ وجسدہ الخ (تفسیر کبیر جلد 8 ص 72)

بلاشبہ توفی کا معنی شے کو پورا پورا وصول کرنا اور لینا ہے اور یہ بات جب اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی کہ بعض لوگوں کے (جیسے فلاسفہ ملاحظہ اور قادیانی وغیرہ) خیال میں یہ بات آئے گی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح کو اٹھایا ہے نہ ان کے جسم کو تو اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ میں تجھے پورا پورا لے کر اپنی طرف اٹھانے والا ہوں تاکہ واضح ہو کہ ان کی روح کو ہی نہیں بلکہ بتمامہ جسم اور روح دونوں کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا ہے۔

ان تمام تفسیروں میں توفی کے حقیقی اصلی اور لغوی معنی کو باقاعدہ ملحوظ رکھا گیا ہے اصلی معنی سے اغماض نہیں کیا گیا۔
(۴) علامہ آلوسیؒ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ۔

ان المراد مستوفی اجلک وممیتک حتف انفک لا اسلط علیک من یقتلک الخ (تفسیر روح المعانی جلد 3 ص 179)
بے شک مراد یہ ہے کہ میں تیری عمر اور مدت پوری کروں گا اور تجھے طبعی طور پر موت دوں گا اور تیرے قتل کرنے پر کسی کو مسلط نہیں ہونے

دوں گا۔

ان مفسرین کرامؒ کی نقل اور بیان کردہ سب تفسیروں میں توفی کے حقیقی اور لغوی معنی کو باقاعدہ ملحوظ رکھا گیا ہے اور کسی نے بھی حقیقی اور لغوی معنی کو نظر انداز نہیں کیا تو اب ان تفاسیر کا خلاصہ یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات نہیں ہوئی اللہ نے ان کو جسم و روح دونوں کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا ہے اور ان کی مقرر میعاد پوری ہوگی اور کوئی بدباطن ان کو قتل کرنے پر قادر نہ ہو گا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
وَمَا یَآئِیَاس لَئِیْ کَہ اَگر توفی کا مجازی معنی بھی اس آیت کریمہ میں مراد لی جائے تب بھی باطل پرستوں کا مدعا پورا نہیں ہوگا اہل لغت نے تصریح کی ہے کہ توفی کے مجازی معنی وفات (اور نیند) کے ہیں۔

ومن المجاز توفی فلان وتوفاه اللہ تعالیٰ ای ادرکہ الوفاۃ (اساس البلاغۃ جلد 2 ص 341 و تاج العروس جلد 10 ص 344)
اور توفی کا یہ مجازی معنی ہے کہ فلاں کو وفات دی گئی اور توفاه اللہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو وفات دی اور اس کو موت آپہنچی۔

اگر اسی آیت کریمہ میں توفی کے مجازی معنی بھی ہو تو اس کا مطلب حسب تصریح مفسرین کرامؒ یہ ہے۔

۱۔ علامہ ابو حیان اندلسیؒ لکھتے ہیں کہ۔

وقال الفراء ہی وفات ولكن المعنی متوفیک فی آخر عمرک عند نزولک وقتلک الدجال وفي الکلام تقدیم وتأخیر النخ (البحر المحیط جلد 2 ص 483)

امام فراءؒ (ابو زکریا یحییٰ بن زیاد المتوفی 207ھ) فرماتے ہیں کہ یہاں توفی کا معنی مجازی وفات ہی مراد ہے لیکن مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تجھے تیری آخری عمر میں جب تو نازل ہو کر دجال کو قتل

کرے گا تب تجھے وفات دوں گا تو کلام میں تقدیم و تاخیر ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگرچہ لفظ متوفیک پہلے اور رافعک لفظوں میں بعد ہے مگر مراد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان پر اٹھایا پھر قیامت کے قریب آسمان سے نازل کرے گا اور وہ دجال لعین (وغیرہ) کو قتل کریں گے تو اس وقت ان کی وفات ہوگی نہ یہ کہ اب وفات ہو چکی ہے۔

۲۔ امام قرطبیؒ (ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری المتوفی 671ھ) لکھتے ہیں

کہ۔

وقال جماعة من اهل المعاني منهم الضحاك والفراء في قوله تعالى اِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ عَلَى التَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ لَانِ الْوَاوِ تَوْجِبُ الرِّبَّةَ وَالْمَعْنَى اِنِّي رَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الْبَازِئِ كَفَرُوا وَمُتَوَفِّيكَ بَعْدَ اَنْ تَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ الْخ (تفسير الجامع لاحكام القرآن للقرطبي جلد 4 ص 99)

علم معانی والوں کی ایک جماعت جن میں امام ضحاکؒ (بن مزاحم م 106ھ) اور امام الفراءؒ بھی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے انہی مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ اس میں تقدیم و تاخیر ہے کیونکہ حرف واو ترتیب کو نہیں چاہتا اور معنی یہ ہے کہ اب میں تجھے اپنی طرف اٹھاتا ہوں اور کافروں سے تجھے پاک کرتا ہوں اور پھر آسمان سے نازل ہونے کے بعد میں تجھے وفات دوں گا۔

۳۔ علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ۔

عن قتادة قال هذا من المقدم والمؤخر اي رافعك الي ومتوفيك ه (روح المعاني جلد 3 ص 483)

حضرت قتادہؓ (الموتی 118ھ) فرماتے ہیں کہ اس میں تقدیم و تاخیر ہے
یعنی (پہلے) میں تجھے اپنی طرف اٹھاتا ہوں اور (پھر بعد کو) وفات دوں گا۔
۳۔ امام ابن جریر البریؒ آیت کریمہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعْکَ
الْحِیْ کی تفسیر میں متعدد اقوال نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی تحریر فرماتے
ہیں کہ۔

وَقَالَ آخِرُونَ مَعْنٰی ذٰلِکَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یَعِیْسٰی اِنِّیْ
رَافِعْکَ اِلٰی وَمَطْهَرْکَ مِنَ الذِّیْنِ کَفَرُوْا وَمَتَوَفِّیْکَ بَعْدَ
اَنْزَالِیْ اِیَّاکَ اِلٰی الدُّنْیَا وَقَالَ وَهٰذَا مِنَ الْمَقْدَمِ الَّذِیْ
مَعْنَاهُ التَّأخِیْرُ وَالْمُؤَخَّرُ الَّذِیْ مَعْنَاهُ التَّقْدِیْمُ قَالَ اَبُو
جَعْفَرٍ وَ اَوَّلٰی هٰذِهِ الْاَقْوَالُ بِالصَّحَّةِ عِنْدَنَا قَوْلُ مَنْ قَالَ
مَعْنٰی ذٰلِکَ اِنِّیْ قَابِضْکَ مِنَ الْاَرْضِ وَرَفِعْکَ اِلٰی
لِتَوَاتِرِ الْاَخْبَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ یَنْزِلُ عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ فِیْقَتْلُ الدَّجَالَ ۱۱
(تفسیر ابن جریر جلد 3 ص 291)

اور دوسرے حضرات واذ قال اللہ (الآئینہ) کا مطلب یہ بیان کرتے
ہیں کہ بے شک میں اب تجھے اپنی طرف اٹھاتا ہوں اور تجھے کافروں سے پاک
کرتا ہوں اور میں تجھے زمین پر نازل کرنے کے بعد وفات دوں گا اور
متوفیک کا جملہ گو لفظاً مقدم ہے مگر اس کا معنی مؤخر ہے اور
ورافعک الی اگرچہ مؤخر ہے لیکن معنی میں مقدم ہے (کہ پہلے رفع الی
السماء ہو گا پھر وفات ہو گی) امام ابو جعفر طبریؒ فرماتے ہیں کہ ان تمام مذکورہ
اقوال میں سے ہمارے نزدیک صحیح تر قول ان کا ہے جو اس کا معنی یہ کرتے
ہیں کہ اے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام! میں تجھے زمین سے قبض کر کے اپنی
طرف اٹھانے والا ہوں کیونکہ آنحضرت ﷺ سے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے نازل ہونے اور ان کے دجال کو قتل کرنے کی متواتر احادیث موجود ہیں۔

امام ابن جریر کے بیان سے واضح ہوا کہ اس آیت کریمہ کی اِحق اور صحیح تفسیری یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ زمین سے اٹھایا گیا پھر وہ نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے اور پھر ان کی وفات ہوگی نہ یہ کہ ان کی وفات ہو چکی ہے۔

تنبیہ

امام ابن جریر الطبری کے واولیٰ ہذہ الاقوال بالصحة عندنا کے جملہ سے یہ مغالطہ نہ ہو کہ باقی تمام نقل کردہ اقوال بھی صحیح ہیں مگر اولیٰ یہ ہے۔

محقق العصر علامہ زاہد الکوثری (المتوفی 1372ھ) لکھتے ہیں کہ۔

ولیس فی قول الامام ابن جریر الطبری واولیٰ ہذہ الاقوال بالصحة ما یحتج بہ علی ان تلک الاقوال مشترکہ فی اصل الصحة کیف وقد ذکر منها ما ہو معزوالی النصاری ولا یتصور ان یصح ذالک فی نظره بل کلامہ ہذا من قبیل ما یقال فلان اذکی من حمار وافقہ من جدار کما یتظہر من عادة ابن جریر فی تفسیرہ عند نقلہ لروایات مختلفہ کائنة ما کانت قیمتها العلمیة وقد یکون منها ما ہو باطل حتما الخ (نظرة عابرة فی مزامن من ینکر نزول عیسیٰ علیہ السلام قبل الآخرۃ ص 31)

امام ابن جریر الطبری کے اس قول واولیٰ ہذہ الاقوال بالصحة سے یہ استدلال ہرگز صحیح نہیں کہ باقی اقوال بھی صحت میں مشترک ہیں مگر یہ صحیح تر ہے کیونکہ انہوں نے نصاریٰ (اور ملاحدہ) کی طرف

بعض منسوب اقوال بھی نقل کئے ہیں اور ان کے نزدیک ان کے صحیح ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا بلکہ ان کا کلام یوں ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں گدھے سے زیادہ ذکی اور دیوار سے زیادہ فقیہ ہے جیسا کہ امام ابن جریر کی تفسیر میں یہ عادت ظاہر ہے کہ وہ مختلف روایات جیسی بھی ہوں نقل کر دیتے ہیں گو ان کی علمی طور پر کوئی بھی قدر اور قیمت نہ ہو اور بعض ایسے اقوال بھی نقل کر دیتے ہیں جو قطعی طور پر باطل ہوتے ہیں (تو اس سے باقی تمام اقوال کی نفسِ صحت پر استدلال غلط ہے)

ثابت ہوا کہ جن مفسرین کرامؒ نے توفی کے حقیقی معنی پورا پورا لینے کے کئے ہیں ان کے نزدیک بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات نہیں ہوئی اور جو توفی کے مجازی معنی وفات کے کرتے ہیں ان کے نزدیک بھی ابھی تک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات نہیں ہوئی بلکہ وہ آسمان سے نازل ہو کر دجال لعین اور یہود و نصاریٰ وغیرہم کفار کو نیست و نابود کریں گے تو پھر ان کی وفات ہوگی الحاصل اہل حق میں سے کسی نے بھی متوفیک کے لفظ سے یہ مراد نہیں لی کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہو چکی ہے اور وہ آسمان پر زندہ نہیں اور یہ کہ وہ قبل از قیامت آسمان سے نازل نہیں ہوں گے یہ باطل نظریہ صرف مجذموں اور زندیقوں کا خانہ ساز اور اپنا گھڑا ہوا ہے لا شک فیہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی تفسیر

بے شک حضرت ابن عباسؓ نے متوفیک کا مطلب ممیت کیا ہے لیکن باطل پرستوں کا اس سے یہ استدلال کہ حضرت ابن عباسؓ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع الی السماء پر ان کی حیات اور زمین پر ان کے نزول کے منکر ہیں قطعاً مردود ہے۔ اولاً تو اس لئے کہ ممیت اسم فاعل کا صیغہ ہے اور فعل مضارع کی طرح اسم فاعل میں بھی زمانہ حال یا

استقبال دونوں کا معنی ہوتا ہے اور یہاں زمانہ استقبال مراد ہے یعنی میں تجھے وفات دوں گا اور قرآن کریم کے علاوہ متواتر احادیث اور اجماع امت سے یہ بات باحوالہ بیان ہو چکی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے نازل ہوں گے اور چالیس سال حکمرانی کریں گے ثم یموت ویصلی علیہ المسلمون ویدفن تو اس کا کون منکر ہے۔

وہاں اس لئے کہ حافظ ابن کثیر محدث ابن ابی حاتم کی سند کے حوالہ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ۔

عن ابن عباسؓ قال لما اراد الله تعالى ان يرفع عيسى عليه السلام الى السماء خرج على اصحابه الى قوله ورفع عيسى عليه السلام من روزنة في البيت الى السماء الخ وقال هذا اسناد صحيح الى ابن عباسؓ (تفسير ابن کثیر جلد 1 ص 574 و ص 575)

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان پر اٹھانے کا ارادہ کیا تو وہ اپنے ساتھیوں کی طرف نکلے (پھر آگے فرمایا) اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گھر کے روشن دان سے آسمان کی طرف اٹھالیا گیا حضرت ابن عباسؓ کی اس روایت کی سند صحیح ہے۔

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کے اس ارشاد سے جس کی سند بالکل صحیح ہے یہ واضح ہوا کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات نہیں ہوئی بلکہ ان کو زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا ہے۔

علامہ محمد بن سعدؒ (الموتی 230ھ) اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

ان الله تعالى رفعه بجسده وانه حي وسيرجع الى

الدنيا فيكون ملكا ثم يموت كما يموت الناس (طبقات ابن سعد جلد 1 ص 26 طبع ليدن جرمنی)

انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کے جسم کے ساتھ اٹھالیا ہے اور وہ یقیناً زمین کی طرف لوٹیں گے اور بادشاہ ہوں گے پھر جیسے لوگ وفات پاتے ہیں وہ بھی وفات پائیں گے۔

وہاں اس لئے کہ مرزا غلام احمد صاحب کلایانی کو بھی اس کا اقرار ہے کہ اس مقام میں لفظ توفی قطعی اور یقینی طور پر وفات ہی کے معنی میں مستعمل نہیں بلکہ یہاں اس کا معنی بچانا اور پورا پورا لینا ہے مرزا صاحب کے اپنے حوالے ملاحظہ کریں۔

(۱) یہودیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب کا سوچا تھا خدا تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو وعدہ دیا کہ میں تجھے بچاؤں گا اور تیرا اپنی طرف رفع کروں گا (اربعین 3—10)

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب نے بھی متوفیک کا معنی میں تجھے بچاؤں گا کیا ہے جیسے اہل اسلام کرتے ہیں۔

(۲) میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھالوں گا (براہین احمدیہ

حاشیہ ص 519)

اور یہ نعمت اس طرح پوری ہوئی کہ یہود مردود نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرنے اور سولی پر لٹکانے کا عزم کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کے بد ارادہ سے بچایا اور یہ نعمت کی کہ ان کو زندہ آسمان پر اٹھالیا اور اپنی پوری نعمت سے ان کو نوازا اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے یہود بے بہبود کو تو اس کی ہمت نہیں دی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر سکیں یا سولی پر لٹکا سکیں اور یہود کے ظالمانہ پنچہ سے ان کو محفوظ رکھا مگر اللہ تعالیٰ نے خود ہی طبعی طور پر

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وفات دے کر ان کی روح کو آسمان پر اٹھا لیا تو یہ ایک نہایت ہی ضعیف اور کمزور اور لا یعنی بات ہوگی اس لئے کہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے خود یہود کی آرزو اور مراد پوری کر دی کیونکہ آخر یہود بھی تو یہی چاہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر کے یا سولی پر لٹکا کر ان کی زندگی ختم کر دی جائے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان کے اختراعی عقائد اور بدعات پر سخت تنقید سے وہ بچ جائیں اور ان کے حلوے ماندے پر اور ان کی مذہبی رنگ میں عوام کے اموال کو باطل طریقہ سے ہڑپ کرنے کی رسوں پر زد نہ پڑے تو اگر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبعی طور پر وفات تسلیم کر لی جائے تو صرف اتنا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے یہود کے ہاتھوں انہیں قتل ہونے اور سولی پر لٹکانے سے تو محفوظ رکھا مگر از خود ہی ان کو وفات دے کر یہود کا مطلب پورا کر دیا اس میں ان پر اللہ تعالیٰ کی کون سی تدبیر اور کون سے پوری نعمت ہوئی؟ اور واللہ خبیر الماکرین کا کیا مفہوم رہا؟ غرض یہ کہ وفات دے کر رفع کرنے میں کوئی نعمت نہیں چہ جائیکہ پوری نعمت ہو

قارئین نے ملاحظہ کر لیا کہ قرآن کریم حدیث شریف لغت عربی اجماع امت اور امت مسلمہ کا ہر علمی طبقہ عام اس سے وہ حضرات محدثین ہوں یا فقہاء حضرات متکلمین ہوں یا صوفیاء وغیرہم سب کے سب اس پر متفق ہیں بلکہ خود مرزا کا دیانی بھی یہ تسلیم کرتا ہے کہ اس مقام میں متوفیکے سے یہ مراد نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہو چکی ہے جیسا کہ باطل پرست مدعی ہیں خود مرزا صاحب کا اقرار ہے کہ "ایک نئے معنی اپنی طرف سے گھڑنا یہی تو الحاد اور تحریف ہے خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچاؤے" (ازالہ اوہام ص 745) ہماری بھی دعاء ہے اور اس پر صاد ہے آمین

قادیانی لاہوری مرزائیوں کو مسکت جواب اور ان پر اتمام حجت
 مرزائیوں کو ممت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تردید میں لٹل اسلام اپنے
 اپنے انداز میں جوابات دیتے رہتے ہیں وہ بھی بجا ہیں لیکن راقم اشیم بجائے
 لمبا راستہ اختیار کرنے کے ممت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کردہ جملہ نقلی
 و عقلی استدلال کا قطع مسافت کے لئے یہ حل آسان سمجھتا ہے اور مختصر سی
 تمہید کے بعد خود مرزا صاحب کے قلم سے نکلے ہوئے یہ حوالے بہتر حل قرار
 دیتا ہے۔

انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی
 انہیں کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

تمہید

مرزا غلام احمد قادیانی جب تک دائرہ اسلام میں داخل اور مسلمان تھے
 اور جب تک وہ حکیم نور الدین بھیروی کے کافرانہ چنگل میں پوری طرح نہیں
 پھنسے تھے اور جب تک حکیم نور الدین کے غلط نسخوں سے مرزا صاحب کا
 مراق اور مایہجو لیا عروج تک نہیں پہنچا تھا اور جب تک محمدی بیگم کے عشق کا
 مکمل بھوت ان پر سوار نہیں ہوا تھا اور جب تک ان عوارضات کی وجہ سے
 ان کا دماغ ماؤف نہیں ہوا تھا وہ قرآن و حدیث اور اجماع کی قدر کے گیت
 گاتے تھے مگر جب کروٹ بدلی تو ان میں سے کوئی چیز بھی نعوذ باللہ تعالیٰ منہ
 قابل قدر نہ رہی بلکہ الٹا ان کا مذاق اڑانے لگے اور بھانڈوں کی طرح مسخرہ پر
 اتر آئے۔

گر گیاں ہے نہ دامن ہے برہنہ سر برہنہ پا
 جنون عشق کے مارے بھی کیا دیوانہ وار آئے

اب خود مرزا صاحب کے اپنے چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

۱۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم (علیہما الصلوٰۃ والسلام) کے آنے کی پیشگوئی ایک اعلیٰ درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن نہیں ثابت نہیں ہوتی تو اتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے انجیل بھی اس کی مصدق ہے اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی خیرہ اور حصہ نہیں دیا اور بیاعت اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور قال الرسول کی عظمت باقی نہیں رہی اس لئے جو بات ان کی اپنی سمجھ سے بالاتر ہو اس کو محالات اور ممتنعات میں داخل کر لیتے ہیں اھ (ازالہ اوہام ص 557) قارئین کرام بار بار اور غور سے اس حوالہ کو پڑھیں۔

۲۔ اگر یہ کہو کہ کیوں جائز نہیں کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہوں اور آنے والا کوئی بھی نہ ہو تو میں کہتا ہوں کہ ایسا خیال ہی سراسر ظلم ہے کیونکہ یہ حدیثیں ایسے تواتر کی حد تک پہنچ گئی ہیں کہ عندالعقل ان کا کذب محال ہے اور ایسے متواترات بدیہات کے رنگ میں ہو جاتے ہیں (ایام الصلح ص 1 ص 48)

قارئین کرام اس حوالے کو بھی بنظر غائر دیکھیں کہ مرزا صاحب نے کیا کہا؟ بدیہات کا انکار تو صرف پاگل ہی کر سکتے ہیں کوئی عقل والا کسی بدیہی کا کبھی بھی انکار نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہے

۳۔ اور جب حضرت مسیح (علیہ السلام) دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے اسلام جمیع آفاق و اطراف میں پھیل جائے گا (براہین احمدیہ ص 498"499) اور یہی کچھ احادیث متواترہ اور امت مسلمہ کے اتفاق و اجماع سے ثابت ہے جیسا کہ قارئین کرام پوری تفصیل

سے پڑھ چکے ہیں۔

نوٹ! یہ حوالہ براہین احمدیہ کا ہے اور مرزا صاحب خود براہین احمدیہ کے بارے میں لکھتے ہیں مؤلف نے ملہم ہو کر بغرض اصلاح تالیف کی اور یہ کتاب آنحضرت ﷺ کے دربار میں رجسٹری ہو چکی ہے آپ ﷺ نے اس کا نام قطبی رکھا ہے قطب ستارہ کی طرح مستحکم اور غیر متزلزل اور یہ کتاب خدا تعالیٰ کے الہام اور امر سے لکھی گئی ہے (براہین احمدیہ ص 248) اب کون مسلمان ہے جو اللہ تعالیٰ کے امر اور الہام کو ٹھکرائے گا اور آنحضرت ﷺ کے دربار سے رجسٹری شدہ کتاب کے حکم کو مسترد کرے نعوذ باللہ من ذالک یہ سب عبارتیں اور حوالے مرزا غلام احمد کادیانی کے اپنے ہیں اور بالکل واضح ہیں بعد کے جنونی دور میں مرزا صاحب اور ان کی جسمانی اور روحانی اولاد نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع الی السماء اور نزول الی الارض اور آمد کے بارے جن جن شبہات کی بنا پر انکار کیا ہے اہل اسلام کی طرف سے ان کے یہی مذکورہ جوابات کافی اور وافی ہیں جو مرزا صاحب کے قلم سے صادر ہوئے ہیں کَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ممکن ہے مرزا صاحب یہ کہہ دیں۔

منزل تلک تو ساتھ رہے ہم سفر نہیں
پھر اس کے بعد یاد نہیں ہم کہاں گئے

جملہ اہل اسلام اس کو بخوبی جانتے ہیں کہ ختم نبوت کے عقیدہ کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رفع الی السماء ان کی حیات اور پھر نزول الی الارض بھی قطعی اور محکم دلائل سے ثابت ہے جو کسی تاویل کا محتاج نہیں لہذا جو طبقہ اور گروہ ایسے بنیادی عقیدوں کا انکار یا تاویل کر کے کافروں میں شامل ہونا چاہتا ہے تو بڑے شوق سے ایسا کرے اسے کون روک سکتا ہے؟

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا؟
جو کچھ کیا وہ تم نے کیا بے خطا ہوں میں

اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو توحید اور سنت اور جملہ عقائد اسلامیہ کو قبول کرنے اور ان پر قائم رہنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی جمیع الانبیاء
والمرسلین وخصوصاً علی خاتم النبیین محمد
وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ الی یوم الدین
العبد الحقیر ابو الزاہد محمد سرفراز خطیب جامع مسجد گکھر

و مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۸ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ 26 مئی 1996ء